ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

ستمبر 2021ء

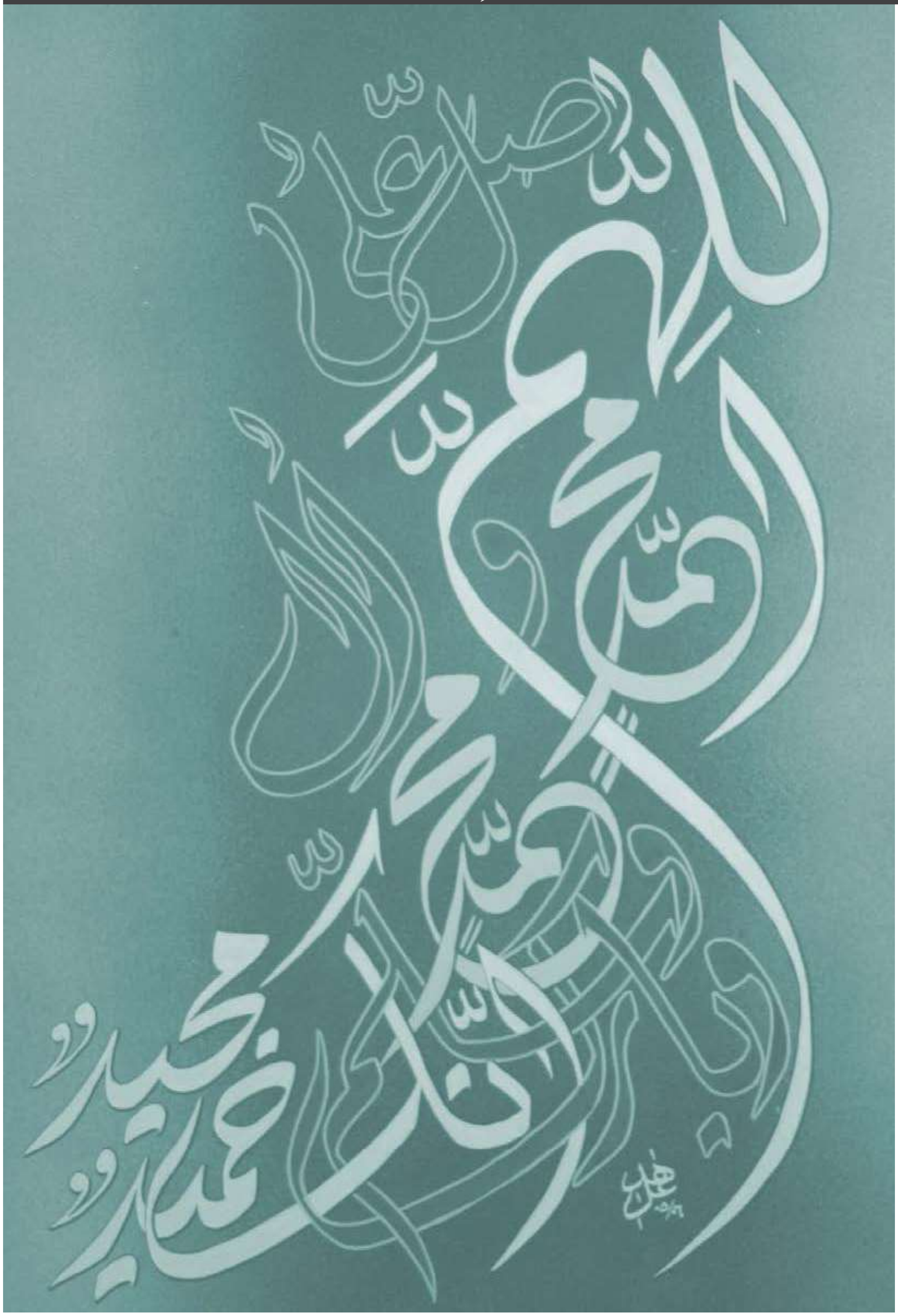

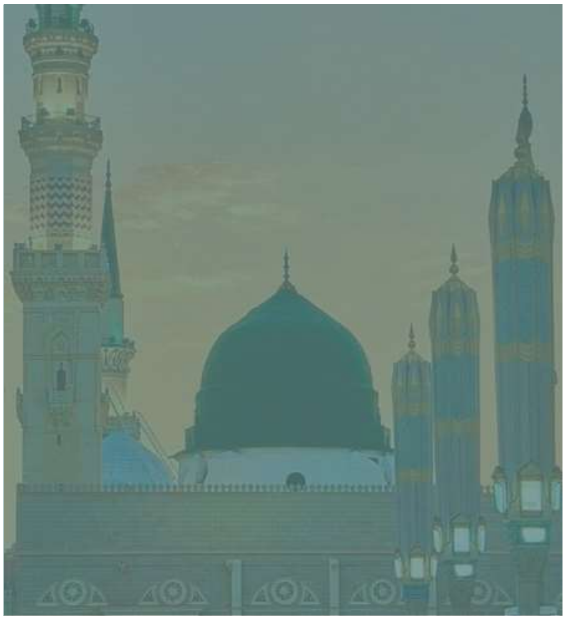

ہراحمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2003ء بمقام احمدیہ مشن ہاؤس فرانس میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو درود شریف پڑھنے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ کو ہماری دعاؤں کی حاجت ہے؟ نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں یہ طریق سکھایا ہے کہ اے میرے بندو! تم جب اپنی حاجات لے کر میرے پاس آؤ، میرے پاس حاضر ہو تو اپنی دعاؤں کو قبول کروانے اور اپنی حاجات کو پوری کرنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میرے پیارے نبی ﷺ کے ذریعہ سے مجھ تک پہنچو۔ اگر تم نے یہ وسیلہ اختیار نہ کیا تو پھر تمہاری سب عبادتیں رائیگاں چلی جائیں گی کیونکہ میں نے یہ سب کچھ، یہ سب کائنات اپنے اس پیارے نبی کے لئے پیدا کی ہے۔''

(خطباتِ مسرور، جلد اول، صفحہ 288)

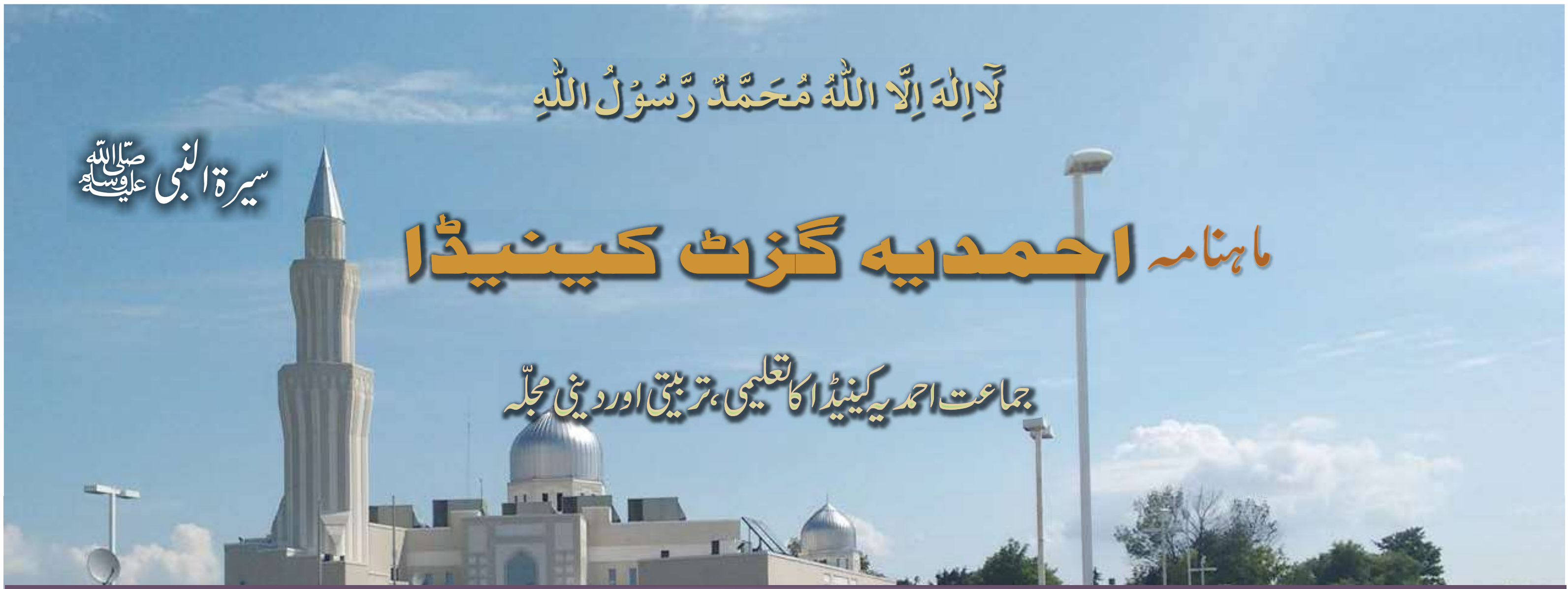

ستمبر 2021ء جلد نمبر 50 شمارہ 9

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیر

شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ اور منیب احمد

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

فہرست مضامین

★ قرآن مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ دعوۃ الی اللہ میں حکمت کے تقاضے از شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا	14
★ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی زندگی از مکرم ظہیر احمد طاہرؔ صاحب	15
★ مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن از مکرم محمد زکریا خاں صاحب	20
★ قرآن اور انبیاء علیہم السلام از مکرم طارق حیدر صاحب	23
★ حقیقی نماز از شعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا	25
★ محترم انجینئر منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر ضلع اسلام آباد از مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب	26
★ 44 ویں نیشنل مجلس شوریٰ کینیڈا 2021ء کی چند جھلکیاں از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	30
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	36

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○

(سورۃ الاحزاب 57:33)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔☆

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کریمہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف، تحدید سے بیروں تھی۔

اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپؐ کی روح میں وہ صدق ووفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر پر درود بھیجیں۔'' (ملفوظات، جلد اول، صفحہ 24، مطبوعہ ربوہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(3370) عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلَاۃُ عَلَیْکُمْ أَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(صحیح بخاری۔60۔کتاب۔احادیث الانبیاء۔نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔جلد ششم، صفحہ 252-253)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر اور اہل بیت پر سلام کس طرح بھیجا جائے۔ لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں کہ ہم آپؐ پر درود کیسے بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔

اے ہمارے اللہ! تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا۔ تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے ہمارے اللہ! تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔ تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

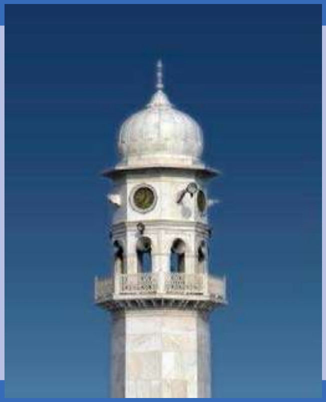

جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے
اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے

درود شریف کے طفیل ... مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں جذب ہوجاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہوجاتی ہیں اور بقدر حصّہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

(الحکم قادیان۔ مورخہ 28 فروری 1903ء صفحہ 7)

ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہوگیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(براہین احمدیہ، جلد اول، صفحہ 576، حاشیہ در حاشیہ صفحہ 3)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ فرمودہ جولائی 2021ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 02 جولائی 2021ء

مرکزی شعبہ آرکائیو اور ریسرچ سینٹر کی طرف سے تیار کردہ احمدیہ انسائیکلو پیڈیا کی ویب سائٹ www.ahmadipedia.org کے اجرا کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 02 جولائی 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ چل رہا ہے، اسی ضمن میں آج بھی بیان کروں گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن کی زمین جو عیسائیوں اور یہودیوں کے نیچے تھی اصولی طور پر حکومت اس کی مالک تھی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب انہیں عرب سے نکالا تو ان سے وہ زمین چھینی نہیں بلکہ خریدی۔ فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجران کے مشرکوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو جلاوطن کیا اور ان کی زمینیں اور باغ خرید لیے۔

اسلام میں جنگی قیدیوں کے علاوہ غلام بنانے کی ممانعت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! کیا تم دوسرے لوگوں کی طرح یہ چاہتے ہو کہ غیر اقوام کے افراد کو پکڑ کر اپنی طاقت بڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں ان احکام پر چلائے جو انجام کے لحاظ سے تمہارے لیے بہتر ہوں۔ پس تم سوائے جنگی قیدیوں کو جنہیں دورانِ جنگ گرفتار کیا گیا ہو اور کسی کو قیدی مت بناؤ۔ اس حکم پر شروع اسلام میں سختی سے عمل کیا جاتا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں یمن سے ایک وفد آیا اور اس نے شکایت کی کہ اسلام سے قبل مسیحیوں نے انہیں یونہی غلام بنا لیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کی تحقیقات کروں گا۔ اس کے برعکس یورپ میں انیسویں صدی تک غلامی کو جاری رکھا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت کے دوران 18 ہجری میں مدینے اور اس کے گردونواح میں شدید قحط پڑا۔ بارش نہ ہونے کے سبب ساری زمین سیاہ راکھ کے مشابہ ہوگئی اور یہ کیفیت نو ماہ جاری رہی۔ اس سال کو عام الرمادیعنی راکھ کا سال کہتے ہیں۔ ایسے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے والی مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدد کے لیے خط بھیجا۔ اس پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اناج اور غلے کے ایک ہزار اونٹ بھیجے۔ گھی اور کپڑے اس کے علاوہ تھے۔ والیٔ عراق حضرت سعد بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین ہزار اونٹ اناج اور غلہ بھجوایا جسے آپؓ نے دیہات کی جانب بھجوا دیا۔ اِن سخت ایام میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی نگرانی میں کھانا تیار کرواتے اور لوگوں کے ساتھ مل کر کھاتے۔ آپؓ مسلسل روزے رکھا کرتے، ایک روز اونٹ ذبح کیے گئے تو شام کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں کوہان اور کلیجی کے ٹکڑے پیش کیے گئے۔ آپؓ نے دریافت فرمایا کہ یہ کہاں سے آئے۔ بتایا گیا کہ یہ ان اونٹوں میں سے ہے جو آج ذبح کیے گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: افسوس! میں کیا ہی بُرا نگران ہوں اگر اچھا حصہ اپنے لیے رکھ لوں اور ردی حصہ لوگوں کو کھلاؤں۔

قحط کے ایام میں آپؓ عشا کی نماز کے بعد سے آخر شب تک مسلسل نماز پڑھتے رہتے پھر مدینے کے اطراف میں چکر لگاتے۔ آپؓ اللہ سے دعا کرتے کہ اے اللہ! میرے ہاتھوں محمد ﷺ کی امت کو ہلاکت میں نہ ڈالنا۔

حضرت ابن طاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ گوشت کھایا نہ گھی یہاں تک کہ لوگ خوش حال ہوگئے۔ ایاز بن خلیفہ کہتے ہیں کہ قحط کے سال میں حضرت عمر کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ نے قحط رفع نہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی فکر میں مر جائیں گے۔ مدینے کے تمام علاقوں میں بدوی لوگ آئے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف اصحابؓ کے ذریعے ان کی گنتی کروائی، ان سب

کے کھانے پینے کا انتظام فرمایا۔

جب قحط کے یہ ایام اپنی انتہا کو پہنچ گئے تو ایک شخص نے خواب دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر نمازِ استسقاء ادا کی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ نماز ادا کر کے ابھی آپؓ گھر نہیں پہنچے تھے کہ میدان بارش کی وجہ سے تالاب بن گیا۔

مسجدِ نبوی میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں چٹائیاں بچھائی گئیں۔ آپؓ کے عہدِ خلافت کے دوران سترہ ہجری میں، مسجدِ نبوی کی توسیع ہوئی۔ اس توسیع میں کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے مسجد کو رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک کی طرز پر استوار کیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرصہ خلافت میں مردم شماری کا آغاز ہوا، اسی طرح خوراک کی فراہمی کے لیے راشن سسٹم بھی متعارف کرایا گیا۔

اسلامی حکومت کا نظم ونسق کس طرح چلتا تھا اس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مدینے میں آ کر پہلا کام یہی کیا کہ جائیداد والوں کو بے جائیداد والوں کا بھائی بنا دیا۔ انصار و مہاجرین کے درمیان قائم کی جانے والی مؤاخات اسلامی مساوات کی پہلی مثال تھی۔ اسی طرح ایک جنگ کے دوران بھی آپؐ نے راشن مقرر فرمایا تا کہ سب کو منصفانہ طور پر کھانا مل سکے۔ جب بحرین کا بادشاہ مسلمان ہوا تو آپؐ نے اسے ہدایت فرمائی کہ تمہارے ملک میں جن لوگوں کے پاس گذارے کے لیے کوئی زمین نہیں انہیں تم چار درہم اور لباس دو تا کہ وہ بھوکے اور ننگے نہ رہیں۔ رسولِ کریم ﷺ کی وفات کے بعد جب مسلمان دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیل گئے تو ان کے لیے روٹی کا انتظام بڑا مشکل ہو گیا۔ ایسے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام لوگوں کی مردم شماری کروا کر راشننگ سسٹم قائم کر دیا۔ آپؓ نے یہ مردم شماری رعایا سے دولت چھیننے کے لیے نہیں بلکہ ان کی غذا کا انتظام کرنے کے لیے کروائی تھی۔ دنیا بھر کی حکومتیں تو اس لیے مردم شماری کراتی ہیں تا کہ لوگ قربانی کے بکرے بنیں اور فوجی خدمات بجا لائیں مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لیے مردم شماری کرائی تا کہ لوگوں کے لیے خوراک کا انتظام ہو سکے۔ یہ پہلا قدم تھا جو اسلام میں لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اٹھایا گیا۔ اگر یہ نظام قائم ہو جائے تو اس کے بعد کسی اور نظام کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ سارے ملک کی ضروریات کی ذمہ دار حکومت ہو جاتی ہے۔ آج کہا جاتا ہے کہ سوویت رشیا نے غربا کے کھانے اور کپڑے کا انتظام کیا حالانکہ سب سے پہلے اس قسم کا اقتصادی نظام اسلام نے جاری کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ہر گاؤں، ہر قصبے اور ہر شہر کے لوگوں کے نام رجسٹر میں درج کیے جاتے تھے۔ اسلام کے نزدیک ہر فرد کی خوراک، رہائش اور لباس کی ذمہ دار حکومت ہے۔ اب دوسری حکومتیں بھی اس کی نقل کر رہی ہیں، بیمہ اور فیملی پنشن اسی کی مختلف شکلیں ہیں۔ لیکن جوانی اور بڑھاپے دونوں میں خوراک اور لباس کی ذمہ دار حکومت ہوتی ہے، یہ اصول اسلام سے پہلے کسی مذہب نے پیش نہیں کیا۔

بیس ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقبوضہ ممالک کو آٹھ صوبوں میں تقسیم فرمایا تا کہ انتظامی امور میں آسانی رہے۔ اسی طرح آپؓ کے عہد میں شوریٰ کا قیام ہوا۔ مجلسِ شوریٰ میں انصار و مہاجرین میں سے کبار صحابہؓ شامل تھے۔ روزمرہ کے معاملات میں اس مجلس کے فیصلے کافی سمجھے جاتے لیکن جب کوئی اہم امر پیش آتا تو مہاجرین اور انصار کا اجلاسِ عام ہوتا اور اتفاقِ رائے سے وہ امر طے پاتا۔ اس کے علاوہ ایک اور مجلس تھی جہاں روزانہ انتظامات اور ضروریات پر گفتگو ہوتی۔ یہ مجلس ہمیشہ مسجدِ نبوی میں منعقد ہوتی اور صرف مہاجر صحابہؓ اس میں شریک ہوتے۔ صوبہ جات اور اضلاع کے حاکم اکثر رعایا کی مرضی سے اور بسا اوقات انتخاب کے ذریعے بھی مقرر کیے جاتے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عہدیداروں کو یہ نصائح فرماتے کہ تمہیں لوگوں کا امام بنا کر بھیجا جا رہا ہے تا کہ لوگ تمہاری تقلید کریں۔ مسلمانوں کے حقوق ادا کرنا، انہیں زدوکوب نہ کرنا۔ کسی کی بے جا تعریف نہ کرنا مبادا وہ فتنے میں پڑیں۔ عاملین سے عہد لیا جاتا کہ وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہوگا، باریک کپڑے نہیں پہنے گا، چھنا ہوا آٹا نہیں کھائے گا، دروازے پر دربان مقرر نہیں کرے گا۔ عاملین کے مال و اسباب کی جانچ کی جاتی اور اگر ان میں سے کوئی تسلی نہ کروا پاتا تو اس کا مواخذہ ہوتا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عراق اور شام کی فتوحات کے بعد خراج کے نظم ونسق کی طرف توجہ کی اور جو زمینیں بادشاہوں نے جبراً چھین کر درباریوں اور امراء کو دی تھیں آپؓ نے وہ مقامی لوگوں کو واپس کر دیں۔ اسی طرح خراج کے قواعد مرتب کر کے وصولی کا طریق نہایت نرم کر دیا گیا۔ آپؓ ذمی رعایا سے رائے طلب کرتے اور ان کی آراء کا لحاظ کیا کرتے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمایا۔

ویب سائٹ مرکزی شعبہ آرکائیو اور ریسرچ سینٹر کا افتتاح

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ویب سائٹ کے لانچ کا اعلان فرمایا۔

www.ahmadipedia.org یہ ویب سائٹ مرکزی شعبہ آرکائیو اور ریسرچ سینٹر نے بنائی ہے جہاں ایک سرچ انجن کی طرز پر جماعتی کتب، شخصیات، واقعات، عقائد اور عمارات کے متعلق مواد تلاش کیا جا سکتا

ہے۔ ہر انٹری کے ساتھ متعلقہ ویب سائٹس، ویڈیوز اور جماعتی اخبارات سے مضامین کے لنک فراہم کیے گئے ہیں۔

دنیا بھر میں پھیلے احبابِ جماعت کے پاس بہت سی مفید معلومات ہیں جو کہیں ریکارڈ شدہ نہیں۔ اس ویب سائٹ پر ایک آپشن contribute کا دیا گیا ہے جہاں وہ کسی بھی موضوع پر اپنی معلومات یا شواہد یا دستاویزات مہیا کرسکیں گے۔ اس مہیا کردہ مواد کو تحقیق و تصدیق کے بعد متعلقہ موضوع کی انٹری میں شامل کردیا جائے گا۔

اس ویب سائٹ کی تیاری میں تکنیکی مراحل مرکزی شعبہ آئی ٹی کے مستقل عملے اور رضا کاروں نے نہایت احسن طریق سے بخوبی سرانجام دیئے ہیں جب کہ مواد کی تیاری میں حصولِ مواد سے لے کر ترجمہ اور اپ لوڈنگ تک تمام مراحل میں شعبہ آرکائیو کے مربیان اور رضا کاروں نے ان تھک محنت سے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ نمازِ جمعہ کے بعد ان شا اللہ میں اس ویب سائٹ کا افتتاح کروں گا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 09 جولائی 2021ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 09 جولائی 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ آپ نے باقاعدہ قضا کے صیغے کا اجرا فرمایا۔ تمام اضلاع میں عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر فرمائے۔ قاضیوں کے انتخاب میں ماہرینِ فقہ کو منتخب فرماتے، ان کا امتحان لیتے، ان کی گراں قدر تنخواہیں مقرر فرماتے۔ دولت مند اور معزز شخص کو قاضی مقرر کرتے تا کہ فیصلے کے وقت وہ کسی کے رعب میں نہ آسکے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاف اور مساوات کا اتنا خیال رکھتے کہ ایک دفعہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپؓ کا معاملہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدالت میں پہنچا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فریقین کو طلب کیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعظیم کی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تمہارا پہلا ظلم ہے۔ یہ کہہ کر آپؓ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جا کر بیٹھ گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قانونِ شریعت سے واقفیت کے لیے افتا کا محکمہ جاری فرمایا تو حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نامزد کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے علاوہ کسی اور سے فتویٰ نہیں لیا جائے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ایک جلیل القدر صحابی غالباً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو کوئی مسئلہ بتایا۔ جب اس کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو آپؓ نے فوراً ان سے جواب طلب کیا کہ کیا تم امیر ہو یا امیر نے تمہیں مقرر کیا ہے کہ فتویٰ دیتے رہو۔ دراصل اگر ہر ایک شخص کو فتویٰ دینے کا حق ہو تو بہت سی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اور بہت سے فتاویٰ عوام کے لیے ابتلاء کا موجب بن سکتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک میں امن و امان اور بازار کی نگرانی کے لیے احداث یعنی پولیس کا محکمہ قائم فرمایا، باقاعدہ جیلیں بنوائیں۔

15 ہجری میں بحرین سے پانچ لاکھ کی رقم آئی تو صحابہؓ کے مشورے سے مدینے میں بیت المال کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خزانے کے افسر مقرر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمارتوں کی تعمیر میں کفایت شعاری سے کام لیا کرتے تھے مگر آپؓ نے بیت المال کے لیے نہایت شان دار عمارتیں بنوائیں اور ان پر پہریدار مقرر کیے۔ ایک دفعہ شدید گرم موسم میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آزاد کردہ غلام کے ساتھ بطرفِ نجد، عالیہ وادی میں تھے کہ سامنے سے ایک شخص دو جوان اونٹوں کو ہانکتا ہوا آتا دکھائی دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس شخص کو کیا ہوا ہے اگر یہ مدینے میں رہتا اور موسم ٹھنڈا ہونے کے بعد نکلتا تو اس کے لیے بہتر تھا۔ جب وہ شخص قریب آیا تو معلوم ہوا کہ وہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپؓ نے فرمایا صدقے کے اونٹوں میں سے یہ دو اونٹ پیچھے رہ گئے تھے مجھے ڈر ہوا کہ یہ دونوں کھو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ مجھ سے ان کے بارے میں پوچھے گا۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المال میں سے کچھ تقسیم کر رہے تھے کہ ان کی بیٹی آئی اور اس نے ایک درہم منہ میں ڈال لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انگلی منہ میں ڈال کر وہ درہم نکالا اور کہا اے لوگو! عمر اور اس کی آل کے لیے اتنا ہی حق ہے جتنا عام مسلمانوں کا ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المال میں جھاڑو دے رہے تھے کہ انہیں ایک درہم ملا۔ اتفاق سے وہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک چھوٹا بچہ گزر رہا تھا، ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ درہم اس بچے کو دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچے کے ہاتھ میں درہم دیکھا تو بچے سے دریافت کیا اور پھر

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوموسیٰ! کیا اہلِ مدینہ میں سے اہلِ عمر کے گھر سے زیادہ حقیر تر تیرے نزدیک کوئی گھر نہیں تھا۔ تو نے چاہا کہ امتِ محمدیہ ﷺ سے کوئی باقی نہ رہے مگر وہ ہم سے اس ظلم کا مطالبہ کرے۔

رفاہِ عام کے کاموں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فراہمی آب کے لیے نہریں کھدوائیں۔ 18 ہجری میں قحط پڑا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فسطاط سے بحیرہ قلزم تک نہر تیار کروائی جس کے ذریعے بحری جہاز مدینے کی بندرگاہ جدہ تک پہنچ جاتے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عوام کی سہولت کے لیے مساجد، عدالتیں، فوجی چھاؤنیاں، بیرکس، سڑکیں، پل، مہمان سرائے اور چوکیاں بھی تعمیر کروائیں۔ متعدد نئے شہر مثلاً فسطاط، بصرہ، کوفہ وغیرہ آباد کیے گئے۔ آپؓ نے فوج کی ترتیب اور تنظیم سازی کی۔ حسبِ مراتب فوجیوں کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔ آپؓ کو فوج کی تربیت کا بہت خیال تھا۔ چنانچہ آپؓ کا تاکیدی حکم تھا کہ ممالکِ مفتوحہ میں کوئی شخص زراعت یا تجارت کا شغل اختیار نہ کرے۔ آج کل مسلمان ملکوں میں فوجی تجارتوں میں مصروف ہیں بلکہ ایک ملک کے بارے میں تو کہا جاتا ہے کہ کمیشن لیتے ہی افسر یہ دیکھتا ہے کہ کہاں پلاٹ الاٹ کرایا جائے۔ اس طرح ان کی سپاہیانہ صلاحیتیں کم ہوتی چلی جارہی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں سرد اور گرم ممالک پر حملہ آور ہوتے ہوئے موسم کا خیال رکھا جاتا۔ سپاہیوں کو جفاکش اور سامانِ حرب سے لیس کیا جاتا۔

اسلامی حکومت کے تحت غیر اقوام کے لوگ بھی بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صیغہ جنگ کو جو وسعت دی تھی اس کے لیے کسی قوم اور ملک کی تخصیص نہ تھی۔ رضا کار فوج میں ہزاروں مجوسی شامل تھے۔ آج پاکستان میں کہتے ہیں کہ احمدیوں کو فوج سے نکالو یہ بڑے حساس عہدے ہیں حالانکہ اگر تاریخ پڑھیں تو پاکستان کی خاطر سب سے زیادہ قربانیاں احمدی افسروں نے ہی دی ہیں۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں غیر اقوام کے افراد کو جنگی افسر مقرر کیا جاتا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشیا کی قیمتیں ناجائز طور پر گرانے پر سختی سے پابندی لگائی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے بھاؤ بڑھانے اور اسی طرح دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے بھاؤ گرانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم کے نظام کو نہایت ترقی دی۔ ہجری کیلنڈر وضع کیا جس کا آغاز رسول خدا ﷺ کی مدینہ ہجرت سے کیا گیا۔ یہ کیلنڈر کب شروع ہوا اس کے متعلق مختلف آراء ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ 16 ہجری میں اس کا آغاز ہوا۔ بعض کے نزدیک 17 ہجری یا 18 ہجری یا 21 ہجری میں اس کیلنڈر کا اجرا ہوا۔

اسلامی سکوں کے متعلق عام مؤرخین کا خیال ہے کہ سب سے پہلے سکہ عبدالملک بن مروان نے جاری کیا۔ لیکن مدینہ طیبہ کے بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ اسلامی سکے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جاری ہوئے تھے۔ ان کے اوپر الحمدللہ بعض پر محمد رسول اللہ اور بعض پر لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ کندہ تھا۔ ایک تحقیق کے مطابق سب سے پہلے اسلامی سکے دمشق میں 17 ہجری میں جاری ہوئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں بہت سے اچھے اور نیک کاموں کی ابتدا کی انہیں مؤرخین 'اولیات' کہتے ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب الفاروق میں چوالیس کے لگ بھگ اولیات درج کر کے لکھا ہے کہ اس کے سوا اور بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولیات ہیں جن کو ہم طوالت کے خوف سے قلم انداز کرتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔

1۔ مکرم سورِپتو ہادی سِسوویو (Suripto Hadi Siswoyo) صاحب آف انڈونیشیا

مرحوم گزشتہ ماہ 79 برس کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن آپ کئی مرتبہ صدر جماعت رہے، دارالقضاء انڈونیشیا میں بطور قاضی بھی خدمت کی توفیق ملی۔ بہت فعال داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ آٹھ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹے اروان حبیب اللہ صاحب بطور مبلغ خدمات بجالا رہے ہیں۔

2۔ مکرم چودھری بشیر احمد بھٹی صاحب ابن اللہ داد صاحب گھوڑو ضلع ننکانہ صاحب

مرحوم گزشتہ ماہ 95 برس کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، انصاف پسند، صاف گو، احمدیت اور خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والے تھے۔ تعویذ گنڈے اور دیگر توہمات سے سخت بیزار تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔ ایک بیٹے محمد افضل بھٹی صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ ہیں جو میدانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے جنازے اور تدفین میں شامل نہیں ہو سکے۔

3۔ مکرم حمید اللہ خادم ملہی صاحب ابن چودھری اللہ رکھا ملہی صاحب دارالنصر غربی ربوہ

مرحوم 82 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، سادہ لوح،

شریف النفس، غریب پرور، مخلص وفدائی احمدی تھے۔ ان کے ایک بیٹے واقفِ زندگی ہیں جو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں کام کر رہے ہیں۔

4۔مکرم محمد علی خان صاحب پشاور

آپ شریف اللہ خان صاحب کے بیٹے تھے اور 89 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/8 حصے کے موصی تھے۔ مرحوم بڑے دعا گو، مہمان نواز، دوسروں کی مدد کرنے والے، کھرے انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور سات بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

5۔مکرم صاحبزادہ مہدی لطیف صاحب آف میری لینڈ امریکہ

آپ 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. مرحوم حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ پنج وقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے شیدائی، عاجز اور منکسر المزاج شخصیت کے مالک تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔

6۔عزیزم فیضان احمد سمیر ابن شہزاد اکبر صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

عزیز موصوف کورونا وبا کے باعث 16 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. مرحوم وقفِ نو کی تحریک میں شامل نہایت ذہین، کم گو، شریف النفس، سنجیدہ طبع تھے۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2021ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 جولائی 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ چل رہا تھا۔ آپؓ کا دورِ خلافت تیرہ ہجری سے تیئیس ہجری تک، تقریباً ساڑھے دس سال پر محیط تھا۔ اس زمانے کی فتوحات کی وسعت کے متعلق شبلی نعمانی نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفتوحہ علاقوں کا کل رقبہ بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس مربع میل بنتا ہے۔ ان مفتوحہ علاقوں میں شام، مصر، عراق، ایران، خوزستان، آرمینیا، آذربائیجان، فارس، کرمان، خراسان اور مکران وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود ہر فتح کے وقت مسلمانوں میں موجود ہوتے تھے۔ اگرچہ آپؓ باقاعدہ جنگ میں حصہ نہ لیتے تاہم مدینے سے ہی مسلمان کمانڈروں کو ہدایات بھجواتے رہتے اور روزانہ کی بنیاد پر ان سے آپؓ کی خط وکتابت جاری رہتی۔

مکرم سید میر محمود احمد صاحب فتوحاتِ ایران وعراق کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں عراقی افواج کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی لیکن اپنے عہدِ خلافت کے آخر میں آپؓ نے شامی جنگوں کی اہمیت کے پیشِ نظر ان کو شام جانے کا حکم دیا اور عراق کی کمان حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرما دی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے اور اسلامی فوج کو پیغامات موصول ہونے میں تاخیر ہونے لگی تو حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نائب مقرر کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور وصیت فرمائی کہ ان کی وفات کے معاً بعد مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دے کر ایک لشکر حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روانہ کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متواتر تین روز تک وعظ فرماتے رہے لیکن لوگ ایران کی شان و شوکت کے سبب خائف رہے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ عراق کی فتح حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بنا ممکن نہیں لیکن چوتھے روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس زور سے تلقین فرمائی کہ لوگوں کے دل دہل گئے چنانچہ اس ترغیب کے نتیجے میں پانچ ہزار کا لشکر تیار ہو گیا۔

تیرہ ہجری میں ایک جنگ ہوئی جسے جنگِ نمارق اور جنگ کسکر کہا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ایرانی دربار رؤساء اور امراء کے باہمی اختلافات کے سبب سے مشکلات کا شکار تھا۔ ایسے میں رستم کی شکل میں ایک نئی شخصیت کا ظہور ہوا جو جلد ہی ایرانی دربار کی طرف سے سیاہ وسفید کا مالک بنا دیا گیا۔ رستم ایک بہادر اور صاحبِ تدبیر انسان تھا جس نے مسلمانوں کے مفتوحہ علاقوں میں اپنے کارندوں کے ذریعے بغاوت کروا دی اور حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقابلے کے لیے ایک لشکر روانہ کیا۔ ان حالات میں حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹ جانا ہی مناسب خیال کیا۔ دوسری جانب رستم نے اپنی پیش قدمی جاری رکھی اور ایک زبردست لشکر تیار کر کے دو مختلف راستوں سے مسلمانوں کے مقابلے کے لیے روانہ کیا۔ ایک لشکر روستا جابان کی قیادت میں کوفے کے نزدیک نمارق مقام پر اترا جب کہ دوسرا لشکر نرسی کی سرکردگی میں کسکر جا پہنچا۔ کسکر کا شہر بغداد اور بصرے کے درمیان دریائے دجلہ کے غربی کنارے پر آباد تھا۔ نمارق

میں حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور روستاجابان کے لشکر آمنے سامنے ہوئے اور ایک زبردست معرکہ ہوا جس میں ایرانی لشکر نے شکست کھائی۔ یہاں اسلامی اخلاق کا ایک عالی شان نمونہ یہ دیکھنے میں آیا کہ جابان جسے ایرانی لشکر میں بادشاہ کی سی حیثیت حاصل تھی، اس نے گرفتار ہونے پر اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ گرفتار کرنے والے سپاہی اسے پہچانتے نہ تھے خاموشی سے فدیہ ادا کیا اور رہائی حاصل کر لی۔ جب دیگر مسلمانوں کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے روستاجابان کو دوبارہ گرفتار کرلیا لیکن حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ برداشت نہ کیا کہ ایک شخص جس کو مسلمان سپاہی ایک دفعہ فدیہ لے کر رہا کر چکا ہو اسے دوبارہ قیدی بنایا جائے۔ گویا مسلمانوں نے زبردست جنگی فوائد کے حصول کے لیے بھی اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

معرکہ سقاطیہ تیرہ ہجری میں ہوا۔ نمارق سے شکست کھا کر ایرانی لشکر کسکر کی طرف بھاگا جہاں ایرانی کمانڈر نرسی پہلے سے ایک لشکر لیے مسلمانوں کے مقابلے کے لیے تیار تھا۔ یہاں سقاطیہ کے میدان میں ایک زبردست معرکے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

جنگِ باروسمایہ بھی تیرہ ہجری کی ہے۔ یہ مقام کسکر اور سقاطیہ کے درمیان تھا جہاں ایرانی جرنیل جالینوس سے مقابلہ ہوا۔ بصرہ اور کوفے کے درمیان کی بستیوں کو ارضِ سواد کہا جاتا تھا اور باروسمایہ اور باقسیاثا ان بستیوں میں سے دو بستیاں ہیں۔ حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ باقسیاثا پہنچے اور مختصر لڑائی کے بعد ایرانی افواج نے شکست کھائی۔

دریائے فرات کے کنارے مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان جنگِ جسر تیرہ ہجری میں ہوئی۔ مسلمانوں کے سپہ سالار حضرت ابوعبید ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب کہ ایرانیوں کی طرف سے بہمن جاذویہ سپہ سالار تھا۔ مسلمان فوج کی تعداد دس ہزار اور ایرانی فوج تیس ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھی جب کہ ایرانی لشکر میں تین سو ہاتھی بھی تھے۔ دریائے فرات کے درمیان حائل ہونے کی وجہ سے دونوں لشکر لڑائی سے رکے رہے یہاں تک کہ فریقین کی رضامندی سے دریائے فرات پر ایک پل تیار کیا گیا۔ جسر، پل کو کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اس جنگ کو جنگِ جسر کہا گیا۔ پل کی تیاری کے بعد حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریا عبور کر کے اہلِ فارس کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ اس حملے کے نتیجے میں پہلے تو ایرانی افواج منتشر ہونے لگیں تاہم بہمن جاذویہ نے جب اپنے ہاتھی آگے بڑھائے تو مسلمانوں کی صفیں بے ترتیب ہوگئیں۔ ایسے میں حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھیوں کی سونڈیں کاٹ ڈالنے کا حکم دیا اور خود آگے بڑھ کر ایک ہاتھی کی سونڈ کاٹ دی۔ باقی مسلمان لشکر نے بھی اس پر عمل کیا، بڑے زور کا رن پڑا حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ چھ مزید اشخاص اسلامی فوج کا علم سنبھالتے ہوئے یکے بعد دیگرے شہید ہوتے چلے گئے۔ آٹھویں کمانڈر حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے اسلامی فوج کو دوبارہ منظم کر کے بھرپور حملہ کیا۔ حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی زخمی ہوئے لیکن آپؓ مردانگی سے لڑتے ہوئے دریائے فرات عبور کر کے واپس آ گئے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے چار ہزار آدمی شہید ہوئے جب کہ ایرانیوں کے چھ ہزار آدمی مارے گئے۔ اس شکست کے ضرر رساں نتائج سے مسلمان یوں محفوظ رہے کہ ایرانی اراکینِ سلطنت میں باہمی اختلاف پیدا ہوگیا اور بہمن جاذویہ کو واپس جانا پڑا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمایا۔ اور اس کے بعد خطبے کے دوسرے حصے میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

1۔ مکرم فتحی عبدالسلام مبارک صاحب

آپ کا تعلق مصر سے تھا اور آپ گذشتہ دنوں 75 برس کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحوم کے والد نقش بندی طریقے کے پیروکار تھے جن کو 88 برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کی توفیق ملی۔ فتحی صاحب نے دس سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا، قاہرہ یونیورسٹی سے انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی۔ مصری فضائیہ سے منسلک رہے جہاں ایک غلط الزام کی پاداش میں قید کیے گئے۔ 1998ء میں مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے ذریعے احمدیت کی تعلیمات سے تعارف ہوا۔ بھرپور غوروفکر، مطالعے اور دعا کے بعد 2001ء میں حضور علیہ السلام کو بطور امام مہدی قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ فتحی صاحب نے بہت سی علمی خدمات کی توفیق پائی۔ کتب کے تراجم کیے، ایم ٹی اے العربیہ کے پروگراموں میں حصہ لیا۔ مقامی جماعت میں لمبا عرصہ سیکرٹری تبلیغ رہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلافتِ احمدیہ اور قادیان دارالامان سے بہت گہرا عشق رکھتے تھے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا تھا کہ یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَ عِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ۔ یعنی تیرے لیے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اس کا ظہور ہو واللہ اعلم بالصواب۔ حضورِ انور نے فرمایا ہم نے تو دیکھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جہاں بھی عرب جماعتیں قائم ہو رہی ہیں وہاں فتحی صاحب کی طرح عربوں میں مخلصین پیدا ہو رہے ہیں۔

2۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ خلیل مبشر احمد صاحب سابق مبلغ انچارج کینیڈا و سیرالیون جو گزشتہ دنوں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن . مرحومہ کو طویل عرصہ اپنے واقفِ زندگی خاوند کے ساتھ جوش اور ولولے سے خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملی۔ مرحومہ بڑی مہمان نواز، عبادت گزار، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔

3۔ مکرمہ سائرہ سلطان صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب۔ ان کی گزشتہ دنوں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن . انہیں لجنہ اماء اللہ پاکستان میں مختلف خدمات کی توفیق ملی۔ خلافت کی وفادار، مہمان نواز، نہایت درجہ غریب پرور، نفاست پسند، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو خاتون تھیں۔

4۔ مکرمہ غصون المعاضمانی صاحبہ

ان کا تعلق شام سے تھا اور اس وقت ترکی میں تھیں۔ آپ انتالیس سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن . مرحومہ 2016ء میں صدر لجنہ اماء اللہ اسکندرون مقرر ہوئیں اور اس خدمت پر آخری دم تک متعین رہیں۔ مرحومہ لمبے عرصے سے بیمار تھیں لیکن اس کے باوجود ہمہ وقت خدمتِ دین میں مصروف رہتیں۔ شامی خواتین کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں انہیں بہت کام کرنے کا موقع ملا۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جولائی 2021ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 جولائی 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل ہم آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروقِ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ کر رہے ہیں اور ان کے زمانے کی بعض جنگوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ جنگِ بویب جو تیرہ یا سولہ ہجری میں ہوئی اس کی تفصیل تاریخ میں یوں ملتی ہے کہ جنگِ جسر میں شکست سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت تکلیف پہنچی چنانچہ آپؓ نے تمام عرب میں خطیب بھجوا کر عرب قبائل کو اس قومی معرکے کے لیے تیار کیا۔ اس لشکر میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائی قبائل بھی شامل تھے۔ دوسری طرف حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی عراق کے سرحدی مقامات سے فوج اکٹھی کر لی۔ رستم کو جب مسلمانوں کی تیاری کی اطلاع ملی تو اس نے مہران کی سربراہی میں ایک لشکر روانہ کیا۔ یہ جنگ رمضان کے مہینے میں لڑی گئی۔ حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر کی تنظیم اور صف آرائی کی اور پھر مسلمان مجاہدین سے ولولہ انگیز خطاب کر کے ان کا حوصلہ بڑھایا۔ جنگ شروع ہوئی اور شدید لڑائی کے بعد ایرانیوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ اس جنگ میں ایرانی سالار مہران سمیت ایک لاکھ ایرانی قتل ہوئے۔ ایرانی لشکر جب شکست کھا کر بھاگا تو حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا تعاقب کیا اور انہیں گھیر کر بہت سے ایرانی سپاہیوں کو قتل کر دیا۔ بعد میں حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اس فعل پر افسوس کیا کرتے تھے کہ انہوں نے شکست خوردہ لوگوں کا تعاقب کیوں کیا۔ اس معرکے کا یہ اثر ہوا کہ عراق کے اکثر نواح میں مسلمانوں کے پاؤں مضبوط ہو گئے۔

اس جنگ میں مسلمان خواتین کی ہمت و دلیری کا یہ نمونہ سامنے آیا کہ جب لڑائی کے بعد مسلمانوں کا ایک دستہ گھوڑے دوڑاتا ہوا خواتین اور بچوں کے کیمپ کے پاس پہنچا تو خواتین نے سمجھا کہ یہ دشمن کی فوج ہے جو ہم پر حملہ آور ہونے لگی ہے۔ ان خواتین نے بچوں کو گھیرے میں لیا اور خود پتھر اور چوبیں لے کر مقابلے کے لیے تیار ہوگئیں۔ فوجی دستہ قریب پہنچنے پر ان کو معلوم ہوا کہ یہ تو مسلمان ہیں چنانچہ اس پارٹی کے راہ نما عمرو بن عبدالمسیح نے بے ساختہ کہا کہ اللہ کے لشکر کی خواتین کو یہی زیبا ہے۔

چودہ ہجری میں مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان فیصلہ کن لڑائی جنگِ قادسیہ ہوئی جس کے نتیجے میں ایرانی سلطنت مسلمانوں کے قبضے میں آ گئی۔ جب اہلِ فارس کو مسلمانوں کے کارناموں کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے سرداروں رستم اور فیرزان کو کہا کہ تم دونوں کے اختلاف کی وجہ سے مسلمان اس قدر طاقت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ رستم اور فیرزان نے بوران کو معزول کر کے اکیس سالہ یزدجرد کو تخت پر بٹھا دیا۔ حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہلِ فارس کی تیاری کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگاہ کیا تو آپؓ نے چاروں طرف نقیب بھیجے اور رؤسائے قبائل کو مکے میں جمع ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اس وقت حج قریب تھا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج پر روانہ ہوئے۔ جب آپؓ حج سے واپس تشریف لائے تو مدینے میں ایک بڑا لشکر جمع ہو چکا تھا۔ اوّلاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینے میں امیر مقرر کر کے اس لشکر کی کمان خود سنبھالی۔

تاریخ طبری میں درج تفصیل کے مطابق پہلے پہل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لشکر کی کمان خود کرنے کا ارادہ فرمایا تاہم بعد میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر چار ہزار مجاہدین پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیرِ لشکر مقرر فرمایا۔ آپؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانگی سے قبل ہدایات اور نصائح سے نوازا نیز قادسیہ تک

پہنچنے کا طریق اور میدانِ جنگ میں حکمتِ عملی کے متعلق اصولی اور بنیادی باتیں بتائیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراف پہنچ کر پڑاؤ کیا تو وہاں حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھ ہزار آدمیوں کے ساتھ موجود تھے تاہم اس موقعے پر حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دستے کے ساتھ روانہ کیا اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی کمان میں رکھنا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استفسار پر اپنے لشکر کے قیام اور حدود اربعہ کے متعلق مفصل لکھ کر بھیجا جس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگی حکمتِ عملی کے متعلق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدایات سے نوازا۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دربارِ خلافت کی ہدایت کے مطابق قادسیہ میں ایک ماہ قیام کیا۔ جب ایرانیوں کی طرف سے کوئی مقابلے کے لیے نہ آیا تو اس علاقے کے لوگوں نے یزدجرد کو مسلمانوں کی موجودگی کے متعلق لکھا۔ جس پر یزدجرد نے رستم کو بلایا لیکن وہ حیلے بہانوں سے جنگ میں شرکت سے گریزاں رہا اور اپنی جگہ جالینوس کو فوج کا سپہ سالار مقرر کرنے کا مشورہ دیا۔ بادشاہ کے سامنے رستم کی ایک نہ چلی اور اسے لشکر کی کمان سنبھالنا پڑی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ رستم کے پاس دعوتِ اسلام کے لیے وجیہ، عقل مند اور بہادر لوگوں کو بھیجو۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چودہ اشخاص کو منتخب کر کے سفیر بنا کر بھیجا۔ ان سفیر حضرات نے یزدجرد کے سامنے تین باتیں رکھیں۔ ایک یہ کہ اسلام قبول کرلو۔ دوسری بات یہ کہ جزیہ ادا کرو اور تیسری بات یہ کہ جنگ کے لیے تیار ہوجاؤ۔ یزدجرد نے کہا کہ اگر قاصدوں کو قتل کرنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تم سب کو قتل کروادیتا۔ پھر اس نے مٹی کا ایک ٹوکرا منگوایا اور اسلامی وفد کے سردار کو کہا کہ میری طرف سے یہ لے جا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگِ قادسیہ کے ذیل میں اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ صحابیؓ نہایت سنجیدگی کے ساتھ آگے بڑھے اور اپنا سر جھکا دیا اور مٹی کا بورا اپنی پیٹھ پر اٹھالیا۔ پھر ان صحابیؓ نے ایک چھلانگ لگائی اور تیزی کے ساتھ دربار سے نکل کھڑے ہوئے اور اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے کہا کہ آج ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے ملک کی زمین ہمارے حوالے کردی ہے۔ یہ کہہ کر وہ وفد گھوڑوں پر سوار ہوا اور تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔ بادشاہ نے جب ان کا یہ نعرہ سنا تو اسے بدشگونی گمان کرتے ہوئے کانپ اٹھا اور اپنے درباریوں کو مسلمانوں کے پیچھے دوڑایا۔ مگر مسلمان گھڑسوار اس وقت تک بہت دور جاچکے تھے۔

اس واقعے کے بعد کئی ماہ تک سکوت رہا اور رستم یزدجرد کی تاکید کے باوجود جنگ سے جی چراتا رہا۔ بالآخر رستم کو مجبور ہوکر مقابلے کے لیے آگے بڑھنا پڑا اور اس کی فوجیں قادسیہ میں خیمہ زن ہوگئیں۔ رستم کی فوج کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار تھی اور اس کے ساتھ تینتیس ہاتھی تھے۔ رستم نے اسلامی لشکر کا جائزہ لیا اور مسلمانوں کو صلح کی پیش کش کی۔ اسی طرح اس نے مطالبہ کیا کہ اس کے دربار میں مسلمانوں کی طرف سے ایلچی مذاکرات کے لیے آئیں۔ ان مذاکرات میں بھی مسلمانوں نے وہی تین باتیں پیش کیں یعنی قبولِ اسلام، جزیہ یا جنگ۔ رستم تینوں باتیں قبول کرنے پر تیار نہ ہوا اور جنگ کا ارادہ ظاہر کیا۔ مسلمان اپنی صف بندی مکمل کر چکے تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم پر پھوڑے نکل آئے اور آپؓ عرق النسا کی تکلیف کے سبب شدید بیمار ہوگئے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے درخت کے اوپر مچان بنائی گئی جہاں سے آپؓ لیٹے لیٹے لشکر کی طرف دیکھتے رہتے۔ آپؓ نے اپنی جگہ حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نائب مقرر کیا اور مسلمانوں سے خطاب کرکے جہاد کی ترغیب دی۔ ایرانی افواج میں سے تیس ہزار سپاہی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے تاکہ کسی کو دوڑنے کا موقع نہ ملے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو سورۃ انفال پڑھنے کا حکم دیا جس کی تلاوت سے مسلمانوں نے سکینت محسوس کی۔ نمازِ ظہر کے بعد لڑائی کا آغاز ہوا اور پہلے روز قبیلہ بنو اسد کے پانچ سو مسلمان شہید ہوئے۔ دوسرے روز حضرت ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت میں کمک پہنچ گئی جس کے اگلے حصے پر حضرت قعقاع بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر تھے۔ حضرت قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مبارزت طلب کی تو بہمن جاذویہ مقابلے کے لیے آگے بڑھا، دونوں میں مقابلہ ہوا اور حضرت قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہمن جاذویہ کو قتل کردیا۔ مسلمان بہمن جاذویہ کے قتل اور مسلمانوں کے امدادی لشکر کی وجہ سے بہت خوش تھے۔ تیسرے دن خون ریز جنگ ہوئی جس میں دوہزار مسلمان اور دس ہزار ایرانی کام آئے۔ حضرت سعد کی ہدایت پر حضرت قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایرانیوں کے سفید ہاتھی کا کام تمام کردیا اور دیگر مسلمانوں نے اجرب نامی ہاتھی کو ایسا بدمست کیا کہ اس نے دریا میں چھلانگ لگادی، جس کی دیکھا دیکھی باقی ہاتھی بھی دریا میں کود گئے۔

اس روز عشا کی نماز کے بعد ایسا گھمسان کا رن پڑا کہ عرب وعجم نے اس رات جیسا معرکہ کبھی مشاہدہ نہ کیا تھا۔ ساری رات حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کے حضور دعا میں مشغول رہے۔ صبح ہوئی تو مسلمانوں کا جوش وجذبہ برقرار تھا اور وہ غالب رہے۔ چوتھی صبح دوپہر تک لڑائی

جاری رہی اور ایرانی پسپائی اختیار کرتے رہے۔ اس روز رستم پر شدید حملہ کیا گیا چنانچہ وہ دریا میں کود گیا۔ ہلال نامی ایک مسلمان اسے پکڑ کر خشکی پر لایا اور قتل کر دیا۔ رستم کے قتل کی خبر سے اہلِ فارس شکست کھا کر بھاگ گئے۔ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور ایک بڑی تعداد کو قیدی بنالیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فتح کی خبر ملی تو آپؓ نے مدینے میں مسلمانوں سے ایک پُراثر خطاب فرمایا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں یہ عظیم تغیر اس لیے پیدا ہوا کیونکہ قرآنی تعلیم نے ان کے اخلاق اور ان کی عادات میں ایک انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ ان کی سفلی زندگی پر اس نے ایک موت طاری کر دی تھی اور انہیں بلند کردار اور اعلیٰ اخلاق کی سطح پر لا کھڑا کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ انقلاب پیدا ہوا۔ پس قرآنی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی حقیقی انقلاب آیا کرتے ہیں۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ ذکر ان شاء اللہ آئندہ بھی چلے گا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 2021ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جولائی 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروقِ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؓ کے زمانے کی جنگوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ مدائن کی فتح کے متعلق آنحضرت ﷺ کے زمانے کی پیش گوئی کا ذکر کرتے ہوئے قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیرت خاتم النبیین ﷺ میں لکھتے ہیں کہ خندق کھودتے ہوئے ایک جگہ ایسا پتھر نکلا جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہ آتا تھا۔ صحابہؓ تین دن کے مسلسل فاقے سے نڈھال تھے آخر تنگ آ کر وہ رسولِ خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے بھی بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ آپؐ فوراً وہاں تشریف لائے اور ایک کدال لے کر اللہ کا نام لیا اور پتھر پر ضرب لگائی۔ لوہے کے لگنے سے پتھر سے شعلہ نکلا جس پر آپؐ نے زور سے اللہ اکبر! کہا اور فرمایا مجھے مملکتِ شام کی کنجیاں دی گئی ہیں اور شام کے سرخ محلات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ پھر آپؐ نے دوسری مرتبہ ضرب لگائی اور فرمایا مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مدائن کے سفید محلات مجھے نظر آ رہے ہیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے تیسری مرتبہ ضرب لگائی اور فرمایا اب مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں اور صنعا کے دروازے مجھے دکھائے جا رہے ہیں۔

حضور ﷺ کے یہ نظارے عالمِ کشف سے تعلق رکھتے تھے گویا اس تنگی کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مسلمانوں کی آئندہ فتوحات اور فراخیوں کے مناظر دکھا کر صحابہؓ میں امید و شگفتگی کی روح پیدا فرما دی۔ مدائن کی فتح کا وعدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں پورا ہوا۔ قادسیہ کی فتح کے بعد موجودہ عراق کے قدیمی شہر بابل اور پھر کُوثی سے ہوتے ہوئے اسلامی لشکر بَھُرسِیر پہنچا۔ یہاں ایرانیوں نے کسریٰ کے شکاری شیر کو لشکر پر چھوڑ دیا جو گرجتا ہوا اسلامی افواج پر حملہ آور ہو گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی حضرت ہاشم بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیر پر تلوار سے وار کیا اور شیر وہیں ڈھیر ہو گیا۔

کسریٰ کا پایہ تخت، مدائن بغداد سے بطرفِ جنوب کچھ فاصلے پر دریائے دجلہ کے کنارے واقع تھا۔ مسلمان لشکر کے لیے دریا عبور کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی کہ ایک رات حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب دکھایا گیا کہ مسلمانوں کے گھوڑے پانی میں داخل ہو رہے ہیں۔ آپؓ نے یہ فرماتے ہوئے کہ مسلمانو! آؤ اس دریا کو تیر کر پار کریں اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ آپؓ کی پیروی میں بقیہ سپاہیوں نے بھی اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے۔ مقابل فوج یہ منظر دیکھ کر خوف سے چیخنے لگی اور بھاگ کھڑی ہوئی۔ مسلمانوں نے آگے بڑھ کر شہر اور کسریٰ کے محلات پر قبضہ کر لیا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ شاہی خزانہ اور نوادرات جمع کیے جائیں۔ مسلمان سپاہیوں نے نہایت دیانت داری کے ساتھ سارا سامان اکٹھا کر دیا۔ مالِ غنیمت حسبِ قاعدہ تقسیم ہو کر پانچواں حصہ دربارِ خلافت میں بھجوا دیا گیا۔

جنگِ جلولا 16 ہجری میں لڑی گئی۔ مدائن میں شکست کھانے کے بعد ایرانیوں نے بغداد اور خراسان کے درمیان واقع جلولا شہر میں جمع ہو کر جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارہ ہزار کا لشکر سپرد کر کے جلولا روانہ کر دیا۔ مسلمانوں نے مہینوں شہر کا محاصرہ کیے رکھا اس دوران لگ بھگ اسی معرکے ہوئے۔ جلولا کی فتح پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہلِ عجم کے تعاقب سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مالِ غنیمت پر مسلمانوں کی سلامتی کو ترجیح دیتا ہوں۔

جب مالِ غنیمت میں سے خمس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؓ نے فرمایا یہ کسی چھت تلے سمانہیں سکتا لہٰذا میں بہت جلد اسے تقسیم کردوں

گا۔ مالِ غنیمت میں موجود قیمتی جواہرات دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور فرمایا اللہ جس قوم کو یہ عطا فرماتا ہے تو ان میں حسد اور بغض بڑھ جاتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا یہ بڑے غور و فکر اور استغفار والی بات ہے، ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں میں حسد اور بغض دولت کے آنے کے بعد بڑھتا ہی چلا گیا۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی مدائن میں ہی مقیم تھے کہ انہیں ایرانی لشکر کی میدانی علاقے میں پیش قدمی کی اطلاع ملی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر حضرت ضرار بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر مقابلے کے لیے روانہ ہوا۔ ماسبذان کے میدانی علاقے کے ہندف کے مقام پر لڑائی ہوئی اور ایرانیوں نے یہاں بھی شکست کھائی۔

14 ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوجی نقطہ نظر سے بعض فوائد دیکھ کر عراق میں چھوٹے پیمانے پر ایک دوسرا محاذ کھول دیا اور چھاؤنی شہر بصرہ کی داغ بیل ڈالی۔ اس علاقے میں فوج بٹھانے کا بڑا مقصد یہی تھا کہ ایرانی فوج کی کمک نہ پہنچ پائے۔ مسلمانوں نے خوزستان کے معروف شہر اہواز پر قبضہ کیا تو وہاں کے رئیس بیرواز نے مصالحت کر لی۔ اس معرکے میں مسلمانوں نے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر کے غلام بنایا تھا مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر سب کو رہا کر دیا گیا۔ اس علاقے میں ایرانی دو راستوں سے مسلمان لشکر پر بار بار حملہ آور ہوتے تھے، مسلمانوں نے ان دونوں راستوں پر قبضہ کر لیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اکثر جگہ ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ جہاں مسلمانوں کو تنگ کیا جاتا، حملے کیے جاتے وہیں مسلمانوں نے حملے کیے اور ان جگہوں پر قبضہ کیا۔

جلولا میں مسلمانوں کی فتح کے بعد ایرانی ہرمزان کی قیادت میں رامہرمز میں جمع ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ سے لشکر کا سردار بنا کر روانہ کیا نیز ہدایت فرمائی کہ جب دونوں لشکر اکٹھے ہو جائیں تو حضرت ابوسبرہ بن رہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے کمانڈر ہوں۔ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج سے ہرمزان کا مقابلہ ہوا اور وہ شکست کھا کر تستر کی طرف بھاگ گیا۔ طویل محاصرے کے بعد جب شہر فتح ہوا اور ہرمزان گرفتار کیا گیا تو اس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چھوڑ دیا جائے۔ جب ہرمزان گرفتار ہو کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو وہ آپ کی سادگی سے بہت متاثر ہوا۔ ایک دلچسپ مکالمے کے بعد ہرمزان نے اسلام قبول کر لیا اور مدینے ہی میں رہائش اختیار کر لی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا دو ہزار وظیفہ مقرر فرمایا۔

عقد الفرید میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایران پر لشکر کشی میں ہرمزان سے مشورہ کرتے اور اس کی رائے کے مطابق عمل کیا کرتے۔ یہ شبہ بھی کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت میں ہرمزان کا ہاتھ تھا لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شبہ کو درست نہیں سمجھتے۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل فیروز قتل سے پیشتر ایک روز ہرمزان سے ملا۔ فیروز کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر ہرمزان نے اس کی وجہ پوچھی اور خنجر کو ہاتھ میں لے کر دیکھا۔ جس وقت وہ دونوں باتیں کر رہے تھے اس وقت کسی نے انہیں دیکھ لیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو اس نے بیان دے دیا کہ میں نے خود ہرمزان کو یہ خنجر فیروز کو پکڑاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے بیٹے حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا تحقیق ازخود ہرمزان کو قتل کر دیا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپؓ نے ہرمزان کے بیٹے کو بلایا اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! یہ تیرے باپ کا قاتل ہے پس تو جا اور اسے قتل کر دو۔ گو بعد میں ہرمزان کے بیٹے نے لوگوں کی سفارش پر حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل نہ کیا تاہم اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قاتل کو گرفتار کرنا اور سزا دینا حکومت کا کام ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

1۔ مکرمہ پروفیسر نسیم سعید صاحبہ اہلیہ انجنیئر محمد سعید صاحب جو گزشتہ دنوں 88 برس کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی الحاج حافظ ڈاکٹر سید شفیع احمد دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کو 61 سال تک مختلف شہروں میں جماعتی خدمات کا موقع ملا۔ آپ بیس کے قریب کتب کی مصنفہ، بڑی عبادت گزار، صاحبِ علم، دعا گو، مالی قربانی میں پیش پیش، صلہ رحمی کرنے والی، نہایت منکسر المزاج اور خلافت کی وفادار خاتون تھیں۔ حضورِ انور نے فرمایا مجھے جب ان کے خط آتے تو ان میں اخلاص و وفا کا غیر معمولی اظہار ہوتا تھا جو صرف باتوں کی حد تک نہ تھا بلکہ نظر آتا تھا کہ انہیں خلافت کے ساتھ زبردست تعلق ہے۔ مرحومہ کے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

2۔ مکرم داؤد سلیمان بٹ صاحب جرمنی جو 46 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن. مرحوم جرمنی میں حفاظتِ خاص کی ڈیوٹی بڑی بشاشت سے کیا کرتے تھے۔ (باقی صفحہ 35)

ستمبر

قسط نمبر 20

دعوت الی اللہ میں حکمت کے تقاضے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:

’’پھر اس میں جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا دکھ کا پہلو بھی ہے۔ لوگوں کو عملاً سزائیں دی جائیں گی، ان کے خلاف عملاً مخالفتوں کے طوفان اٹھیں گے، فرمایا پھر بھی وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے۔ اپنے پیغام پر مسلسل قائم رہیں گے۔ یہ جیتنے والوں کی صفات ہیں۔ جس قوم میں یہ صفات پیدا ہو جائیں اُن کے مقدر میں شکست نہیں رہتی۔ لازماً یہ لوگ غالب آیا کرتے ہیں، نہ صرف خود زندہ رہنے کا حق رکھتے ہیں بلکہ دوسروں کو زندہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

چنانچہ فرمایا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وہ پھر جن لوگوں کو حق کی طرف بلاتے ہیں اُن کو بھی صبر کی طرف بلا رہے ہوتے ہیں یعنی یہ واضح کر دیتے ہیں کہ ہم آج جس حال میں ہیں سوائے صبر کرنے والوں کے ہم میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ ہم تمہیں مشکلات کی طرف بلانے والے ہیں، ہم تمہیں آسان راہوں کی طرف نہیں بلا رہے ہم تمہیں ایسے راستوں کی طرف بلانے آئے ہیں جہاں پتھر برسائے جائیں گے اور پھول نہیں پڑیں گے، جہاں کانٹے بچھائے جائیں گے، جہاں دکھ ہوں گے، جہاں تمہارے خون کے قطرے بہیں گے، جہاں تمہارے سر کاٹے جائیں گے، جہاں تمہارے اموال لوٹے جائیں گے، جہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم جب بسیرا کرنے لگو گے تو تمہیں بسیرا نہیں کرنے دیا جائے گا، تمہارے ستانے کے انتظامات بھی تم سے چھین لئے جائیں، اس لئے وہ خوب کھول دیتے ہیں کہ اگر تم ہم میں داخل ہونا چاہتے ہو تو صبر کرو گے تو داخل ہو گے ورنہ نہیں ہو سکو گے۔‘‘

(خطباتِ طاہرؒ ۔ جلد دوم، صفحہ 207-208)

شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی زندگی

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب ابن مکرم نذیر احمد خادم صاحب، جرمنی

قدیم پیش خبریوں اور الٰہی نوشتوں کے پورا ہونے پر صحرائے عرب میں ایک ایسا خوشنما پھول کھلا جس کے معطر وجود نے دیکھتے ہی دیکھتے ایک عالم کو مہکا دیا۔اللہ کے نور سے متمثّل سراج منیر کی ضیا پاش کرنوں نے صدیوں کے روحانی مُردوں میں زندگی کی حرارت پیدا کردی۔ جہالت کے تاریک سائے دور ہوئے تو عقلیں روشن اور دل مصفا ہوگئے۔عرب کے بادیہ نشین ہدایت کے چشمے سے سیراب ہوئے تو وہ اپنے مقصدحیات کو جان گئے۔انہوں نے عشق کے سمندر میں غوطہ زن ہوکر اپنی نفسانی آلائشوں کو دھویا تو صدیوں کے زنگ ایک ایک کرکے دور ہوتے چلے گئے۔چنانچہ اُن کے چہرے روشن اوران کے خیالات پاکیزہ ہوگئے۔عصبی نفرتیں اور کدورتیں دور ہونے سے الفت و یگانگت اور محبت و بھائی چارے نے ہر طرف ڈیرے ڈال دیئے۔یوں ظلم واستبداد کی چکی میں پسی انسانیت کو سکھ کا سانس نصیب ہوا اور نوع انسان کو صدیوں کے استحصالی نظام سے نجات مل گئی۔عاشق صادق علیہ السلام اپنے محبوب ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

أَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ
مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

(آئینۂ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن،جلد5،صفحہ 592)

تو نے صدیوں کے مُردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کردیا۔کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہوسکے؟

پس گوہر نایاب کے تشریف لانے سے دنیا میں صبح نَوطلوع ہوئی۔حالات کی خوشگوار تبدیلی سے ایک روح پرور ماحول نے جنم لیا۔مقصد پیدائش واضح ہوا تو سوئے ہوئے انسانی ضمیر جاگ اُٹھے۔نورمحمدی ﷺ کی جلوہ نمائی سے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (سورۃ الاعراف 173:7) ’’کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں۔‘‘ کی حقیقت افروز بازگشت بلند ہوئی تو خوابیدہ روحیں بے اختیار پکار اُٹھیں۔ بَلٰى شَهِدْنَا (سورۃ الاعراف 173:7) ’’کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں۔‘‘ پس ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعاؤں نے ایسا عظیم روحانی انقلاب برپا کیا کہ پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔اور نہ کسی کان نے سُنا۔کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔اور وہ عجیب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔‘‘

(برکات الدعاء۔روحانی خزائن،جلد6،صفحہ 10-11)

پس اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نور کی برکت سے انسانیت اپنے معراج کو پہنچ گئی اور بت پرستوں نے توحید کا عَلَم تھام لیا۔چنانچہ عرب کے بیابانوں اور صحراؤں میں اللہ کے نام کا ایسا ڈنکا بجا،جس نے کفر وضلالت کی کثافتوں اور شرک کی غلاظتوں کو ایک دم میں کافور کردیا۔رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس وہی نورِ الٰہی ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آچکا ہے۔‘‘ (سورۃ المائدۃ 16:5)

وجہ تخلیق کائنات

یقیناً ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ہی وہ مقدس وجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نور کا پرتَو اور خدا تعالیٰ کا ظلّ کامل ہیں۔آپؐ کے بلند مقام اور آپؐ کی عظمتِ شان کے ترانے تخلیق آدم سے بھی پہلے گائے جا رہے تھے اور ان شاء اللہ تا قیامت گائے جائیں گے۔حق تو یہ ہے کہ آپؐ کے مبارک وجود کی برکت سے زمین وآسمان اور اس کائنات کی رونقیں عالم وجود میں آئیں جب کہ آپؐ کی ذات اقدس اس کائنات کے وجود کا سبب بنی۔اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بتایا کہ:

یعنی اے میرے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان ہی پیدا نہ کرتا۔

(المصنوع۔جلد1،حدیث 255،علی بن سلطان محمد الھروی القاری مکتبہ رشد ریاض 1406ھ طبع چہارم،صفحہ 150)

آنحضرت ﷺ کے بلند پایہ صحابی حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ:

۞ ’’میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔آپؐ نے فرمایا: اے جابر! اللہ

تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نورِ الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصے سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش ...“

(مسند عبدالرزاق بحوالہ بشر الطیب، ناشر تاج کمپنی لاہور۔ بحوالہ الفضل انٹرنیشنل لندن 25 فروری 2005ء، صفحہ 4)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

او طفیلِ اوست نورِ ہر نبی
نامِ ہر مرسل بنامِ او جلی

ہر ایک نبی کا نور آنحضور ﷺ ہی کے طفیل ہے اور ہر رسول کا نام حضور ﷺ کی برکت سے ہی منور ہے۔

آنحضور ﷺ کا نسب اور آباء واجداد

آنحضرت ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں جو حضرت ہاجرہؑ کے بطن سے ہوئی۔ حضرت ہاجرہؑ اللہ کے ہاں بہت مقبول خاتون تھیں۔ اللہ کے فرشتے ان کے سامنے آیا کرتے اور آپ الہام وکلام کے چشمے سے سیراب ہوا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسماعیل علیہ السلام کی بشارت دی تو حضرت ہاجرہؑ بھی وہیں موجود تھیں۔ اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بارہ بیٹے عطا کئے تھے جن میں قیدار بہت مشہور ہوئے۔ قیدار کی اولاد میں عدنان اور عدنان کی اولاد میں قصّی بہت مشہور تھے جو پانچ واسطوں سے آنحضرت ﷺ کے دادا ہیں۔ آنحضور ﷺ کا نسب نامہ آپؐ کے جدامجد عدنان تک اس طرح بیان ہوا ہے:

۞۔ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب (عبدالمطلب کا نام شیبہ ہے)، بن ہاشم (عمرو)، بن عبد مناف (مغیرہ) بن قُصّی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئ بن غالب بن فِہر بن مالک بن مضر بن نضر بن کنانہ بن خُزَیمہ بن مدرکہ (عامر) بن الیاس بن مضر بن نِزار بن مَعَدّ بن عَدْنان ہے۔

(ابن ہشام جلد اوّل (مترجم) ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور، مئی 1994ء، صفحہ 23)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۞۔ اللہ تعالیٰ نے خلق کی تخلیق فرمائی تو مجھے سب سے اچھے گروہ میں رکھا، پھر ان کے بھی دو گروہوں میں سب سے زیادہ اچھے گروہ میں مجھے رکھا۔ پھر قبائل کو چنا تو مجھے سب سے اچھے قبیلے میں رکھا، پھر گھرانوں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے گھرانے میں رکھا، لہٰذا میں اپنی ذات کے اعتبار سے بھی سب سے اچھا ہوں۔ اور اپنے گھرانے کے اعتبار سے بھی سب سے ممتاز ہوں۔

(جامع ترمذی، حدیث 3607۔ مسند احمد، مسند آل عباسؓ حدیث نمبر 1788)

حضرت واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

۞۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے بنی اسماعیل میں سے کنانہ کو چُن لیا اور کنانہ میں سے قریش کو چُن لیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چُن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے چُن لیا۔

(صحیح مسلم. جلد 12، کتاب الفضائل، بَابٌ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ حدیث 4207۔ نور فاؤنڈیشن ربوہ)

ایک مرتبہ صحابہؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ اپنے متعلق بتائیں، تو آپؐ نے فرمایا:

۞۔ میں ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا ہوں اور عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا کہ اُن کے وجود سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔

(مستدرک حاکم: 600/2۔ مسند احمد 184/4 حدیث نمبر 17648)

۞۔ حضرت عرباضؓ بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَیں اپنی والدہ کا خواب ہوں کہ جب مَیں پیدا ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ ایک نور اُن سے نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔

(مشکوٰۃ، باب فضائل سید المرسلینؐ فصل دوم)

اللہ کے رسول ﷺ کا خاندان بہت مبارک ہے۔ آپؐ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے شہر ”اُر“ کے رہنے والے تھے جو فرات کے مغربی ساحل پر ایک کونے میں واقع تھا۔ اس زمانے میں بابل کی سلطنت اپنے عروج پر تھی۔ سلطنت کے مالی استحکام اور فوجی قوت نے بادشاہ کے دماغ میں اس قدر غرور بھر دیا کہ اس نے بڑے معبد خانے میں سونے سے بنی ہوئی اپنی مورت رکھوادی اور حکم دیا کہ سب لوگ میری مورت کو سجدہ کریں۔ اسی قوم کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث کیے گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سلسلۂ نسب 9 واسطوں سے حضرت نوح علیہ السلام سے جاملتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیغام توحید پھیلانے کا حکم دیا تو اُس وقت کے بادشاہ کو آپ کی دعوت پسند نہ آئی اور وہ آپ کی مخالفت پر اتر آیا۔ آپؐ کا اپنا خاندان بھی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ جب آپ نے بادشاہ اور اپنے خاندان کی مخالفت میں شدت دیکھی تو اپنے وطن سے ہجرت کرکے کنعان میں آ بسے جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑے بیٹے اسماعیل علیہ السلام سے

نوازا۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوسری دفعہ ہجرت کی اور اپنے نومولود بچے اور بڑھاپے کی اولاد اسماعیل علیہ السلام اور اُن کی والدہ حضرت ہاجرہؑ کو بکہ کی بے آب وگیاہ وادی میں لا بسایا اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے خود واپس تشریف لے گئے۔ جب اسماعیل علیہ السلام اس قابل ہو گئے کہ آپ کا ہاتھ بٹا سکیں اُس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر کعبہ کو اس کی قدیم بنیادوں پر استوار کیا۔

آنحضور ﷺ کے والدین

رسول کریم ﷺ کے والد ماجد کا اسم گرامی عبداللہ ہے۔ عبداللہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کا بندہ۔ حضرت عبداللہ وجیہہ اور خوبصورت شکل وصورت کے مالک تھے۔ آپؐ کا چہرہ غیر معمولی طور پر روشن اور درخشاں تھا اور آپؐ تمام قریش میں سب سے زیادہ حسین آدمی تھے۔ (طبری جلد 2) آپؐ کے کردار کی عظمت کے اپنے بیگانے سبھی گواہ تھے۔ قریش کے نزدیک عبداللہ اپنے باپ کی اولاد میں سب سے زیادہ مکمل، سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ پاک دامن اور سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ حضرت عبداللہ ذبیح بھی ہیں کیونکہ آپ کے والد عبدالملطب نے اپنی ایک منت کو پورا کرنے کے لیے ان کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ (سیرت حلبیہ جلد اوّل) آپؐ کے بارہ میں لکھا ہے:

۞ آپ کے روئے انور پر نبی ﷺ کا نور یوں جھلکتا تھا جیسے چمکتا ہوا تارا۔

(السیرۃ الحلبیہ، جلد 1، صفحہ 43)

قرآن شریف میں رسول اللہ ﷺ کو بھی عبداللہ کہہ کر پکارا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اور یقیناً جب بھی اللہ کا بندہ اُس کو پکارتے ہوئے کھڑا ہوا تو وہ قریب ہوتے ہیں کہ اس پر غول در غول ٹُوٹ پڑیں۔“ (سورۃ الجن 20:72)

آنحضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مُرّہ بن کعب ہے۔ (ابن ہشام (مترجم) جلد اوّل، صفحہ 80)

طبقات ابن سعد میں لکھا ہے کہ:

حضرت آمنہ اپنے چچا وہیب بن عبد مناف کی تربیت میں تھیں۔ عبدالمطلب بن ہاشم اپنے بیٹے عبداللہ کو لے کر ان کے ہاں گئے اور عبداللہ کے لیے آمنہ بنت وہب کی خواستگاری کی چنانچہ نکاح ہو گیا۔ عبداللہ بن عبدالمطلب نے جب آمنہ بنت وہب سے نکاح کیا تو وہیں تین دن بسر کئے، ان لوگوں میں یہ قاعدہ تھا کہ نکاح کے بعد بیوی کے پاس جاتے تو تین دن تک اسی گھر میں رہتے۔

(طبقات ابن سعد حصہ اوّل (مترجم) اخبار النبی ﷺ۔ نفیس اکیڈمی، کراچی، صفحہ 115)

حضرت آمنہ سے شادی کے کچھ عرصہ بعد حضرت عبداللہ ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام کے سفر پر گئے۔ واپسی پر جب قافلہ مدینہ کے پاس سے گزرا تو اس وقت حضرت عبداللہ بیمار تھے اس لیے اپنے ننھیال بنی عدی بن النجار کے پاس ٹھہر گئے اور تجارتی قافلہ مکہ کے لیے روانہ ہو گیا۔ جب یہ لوگ مکہ پہنچے تو حضرت عبدالمطلب نے عبداللہ کی نسبت دریافت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ وہ بیمار تھے اور ہم انہیں خاندان عدی بن النجار کے پاس چھوڑ آئے ہیں۔ عبدالمطلب نے اپنے بڑے بیٹے حارث کو خبرگیری کے لئے مدینہ روانہ کیا لیکن ان کے وہاں پہنچنے تک حضرت عبداللہ وفات پا چکے تھے۔ عبدالمطلب کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو انہیں اور حضرت عبداللہ کے بہن بھائیوں کو سخت صدمہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت بطن مادر میں تھے۔ عبداللہ نے پچیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

(ملخص از طبقات ابن سعد حصہ اوّل (مترجم) نفیس اکیڈمی، کراچی، 1389ھ، صفحہ 119)

حضرت عبداللہ کی وفات پر حضرت آمنہ کے معصوم دل کو جو جانکاہ صدمہ پہنچا اُس کی شدت کا اندازہ لگانا بہت مشکل امر ہے۔ آہ! کتنی اُمنگیں ادھوری رہ گئیں اور کتنی آرزوئیں جنم لینے سے پہلے ہی دم توڑ گئیں۔ اس کڑے امتحان کو آپ کے سوا کون جان سکتا تھا لیکن آپ نے اس صدمۂ عظیمہ کو نہایت حوصلے اور صبر سے برداشت کیا اور کسی قسم کا جزع فزع نہ کیا۔ آپ نے بچھڑ جانے والے محبوب کی یاد میں، جی ہاں اُس محبوب کی یاد میں جو اپنی ایک سہانی جھلک دِکھلا کر آپ کو شبِ ہجر کی تنہائیوں کے حوالے کر گیا تھا، ایک مرثیہ بھی لکھا۔ اُس مرثیے میں آپ نے اپنے شوہر نامدار کے اوصاف حمیدہ کا ذکر بڑی محبت اور فدائیت کے رنگ میں کیا ہے۔ آپ ایک شعر میں فرماتی ہیں:

فَاِنْ تَکُ غَالَتْہُ الْمَنُوْنُ وَرَیْبُھَا
فَقَدْ کَانَ مِعْطَاءً کَثِیْرَ التَّرَاحُمِ

(ملخص از طبقات ابن سعد حصہ اوّل (مترجم) صفحہ 120۔ نفیس اکیڈمی، کراچی، 1389ھ)

اگرچہ انہیں موت نے ہم سے چھین لیا ہے لیکن وہ نہایت درجہ فیاض اور انتہائی رحم دل تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب سرداران قریش میں سے تھے۔ آپ کا شمار قریش کے اُن بردبار اور دانش مند لوگوں میں ہوتا تھا جنہوں نے زمانۂ جاہلیت میں شراب اپنے اوپر حرام کر لی تھی۔ آپ بے حد فیاض اور سخی انسان تھے یہاں تک کہ آسمانی پرندوں اور پہاڑوں پر رہنے والے وحشی جانوروں تک کے لیے کھانا علیحدہ کیا کرتے۔ حضرت عبدالمطلب، ہاشم کے بیٹے تھے۔ جن کا نام عمرو تھا۔ ہاشم قحط سالی کے ایام میں لوگوں کو چُوری کھلایا کرتے تھے۔ اسی خصوصیت کی وجہ سے آپ

ہاشم (یعنی چوری کھلانے والے) مشہور ہو گئے۔ فیاضی، سخاوت، مخلوق خدا سے ہمدردی اور اُن کی خیر خواہی اس خاندان کے اعلیٰ اوصاف اور اُن کا طرۂ امتیاز تھے۔

آنحضرت ﷺ کی پیدائش

آنحضرت ﷺ کی پیدائش نوع انسان کے لیے امن، سلامتی، نیکی، خیر، بھلائی اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کی نوید لے کر آئی۔ ایک ایسا بچہ دنیا میں تشریف لایا جس کے ساتھ دنیا کی تقدیریں وابستہ کر دی گئی تھیں اور جس کی پیدائش کا انتظار کرتے کرتے کتنے ہی پاکباز اس دنیا سے رخصت ہوگئے تھے۔ رسول کریم ﷺ عام الفیل کے پچپن دن بعد پیدا ہوئے (ابن کثیر) کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ پچاس دن بعد پیدا ہوئے (السیرۃ النبوۃ لابن ہشام جلد اوّل) اسی طرح ”ایک مشہور مسلمان مورخ سہیلی کا خیال ہے کہ یہ واقعہ رسول کریم ﷺ کی پیدائش سے پچاس دن پہلے ہوا ہے۔“ (تفسیر کبیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، جلد دہم، صفحہ 17)

12 ربیع الاوّل بمطابق 20 اگست 570ء یا ایک جدید تحقیق کے مطابق 9 ربیع الاوّل 20 اپریل 571ء کو پیر کے روز مہتاب رشد و ہدایت نے طلوع ہو کر اس ظلمت کدۂ عالم کو بقعۂ نور بنا دیا۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ:

”ایک جدید اور غالباً صحیح تحقیق کی رُو سے 9 ربیع الاول مطابق 20 اپریل 571ء بروز پیر صبح کے وقت آپؐ کی ولادت ہوئی۔“ (سیرۃ خاتم النبیینؐ، صفحہ 93)

پیدائش کے روز پیش آنے والے چند واقعات

حضرت عثمان بن العاصؓ کی والدہ فاطمہؓ ولادت کی شب حضرت آمنہ کے پاس تھیں۔ آنحضرت ﷺ کی پیدائش کے وقت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:

۞۔ میں نے گھر میں جس طرف بھی نظر دوڑائی مجھے نور ہی نور نظر آیا۔ (البدایہ والنھایہ، جلد 2، صفحہ 264)

اس موقع پر نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ کو اس نور کی تجلی نے شام کے محلات تک دکھا دیئے۔ آپ فرماتی ہیں:

۞۔ میں نے ولادت کی رات ایسا نور دیکھا کہ شام کے محلات اُس سے روشن ہو گئے اور میں نے انہیں دیکھ لیا۔ (السیرۃ الحلبیۃ۔ جلد اوّل، صفحہ 62)

آپؐ کی ولادت کے بعد حضرت آمنہ نے عبدالمطلب کو پوتے کی پیدائش کی خبر بھجوائی تو وہ شاداں و فرحاں چلے آئے۔ انہوں نے پوتے کو دیکھا تو نہال ہو گئے، ماتھے پر بوسہ دیا، سینے سے لگایا اور اُسے ساتھ لیے کعبہ کی طرف گئے، طواف کیا اور بچے کا نام محمدؐ تجویز کیا جب کہ آپؐ کی والدہ کو خواب میں آپؐ کا نام احمد بتایا گیا تھا۔ حضرت عبدالمطلب نے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے اُس کے حضور عرض کیا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ
هٰذَاالْغُلَامَ الطَّیِّبَ الْاَرْدَانِ
قَدْ سَادَ فِی الْمَهْدِ عَلَی الْغِلْمَانِ
اُعِیْذُهٗ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَرْکَانِ

(طبقات ابن سعد (حصہ اوّل) مترجم، اخبار النبیؐ، صفحہ 123۔ نفیس اکیڈمی، کراچی)

۞۔ ہر طرح اور ہر قسم کی حمد و ثنا اس خدا کے لئے ہے جس نے مجھے یہ پاکدامن لڑکا عنایت فرمایا۔ یہ وہ لڑکا ہے کہ گہوارہ ہی میں تمام لڑکوں پر سردار ہو گیا، اس کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اور اس کے لیے خدا سے پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

۞۔ ”خدا کے رسولؐ امی پر درود و سلام ہو جس کا نام محمدؐ اور احمدؐ ہے۔ یہ دونوں نام اس کے وہ ہیں کہ جب حضرت آدم کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے ہیں تو سب سے اوّل یہی دو نام پیش ہوئے تھے کیونکہ اس دنیا کی پیدائش میں وہی دو نام علتِ غائی ہیں اور خدا تعالیٰ کے علم میں وہی اشرف اور اقدم ہیں۔ پس آنحضرت ﷺ بوجہ ان دونوں ناموں کے تمام انبیاء علیہم السلام سے اوّل درجہ پر ہیں۔“ (نجم الھدیٰ۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 3)

ولادت کے بعد پہلے آپؐ کی والدہ نے اور پھر چند روز تک ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثوبیہ نے آپؐ کو دودھ پلایا۔ آنحضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا اس سبب سے حضرت حمزہؓ، آنحضرت ﷺ کے رضاعی بھائی ٹھہرے۔ حضرت عبدالمطلب نے ولادت کے ساتویں روز آپؐ کا عقیقہ کیا اور تمام قبائل قریش کی دعوت کی۔

آنحضور ﷺ کا بچپن

جس دَور میں نبی کریم ﷺ نے بت پرستی کے مرکز اعظم جزیرہ نمائے عرب میں آنکھ کھولی اس وقت وہاں تہذیب و تمدن کی روشنی کی کوئی شعاع نہ تھی بلکہ جہالت کے اتھاہ اندھیرے پورے ملک پر محیط تھے۔ اُس پر آشوب زمانہ میں ہادیٔ کامل، داعیٔ اخلاق اور سرچشمۂ ہدایت کا ظہور ہوا۔ پس تہذیب و تمدن اور اخلاق و شرافت کے فقدان کے اُس زمانہ میں مکارم اخلاق کا نیر رخشندہ طلوع ہوا۔ آپؐ نے اپنے اوصاف حمیدہ، خصائل حسنہ اور مکارمِ اخلاق کا ایسا لاثانی نمونہ پیش کیا جس نے کفر و ضلالت کی تاریکیوں کو دور کر کے تمام عالم کو بقعہ نور بنا دیا۔

رسول کریم ﷺ کی پیدائش کے زمانہ میں مکہ کے متمول خاندانوں میں رواج تھا کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی غرض سے دیہاتی خواتین کی گود میں دے دیا کرتے تھے تاکہ گاؤں کی صحت مند فضا اور اچھے ماحول میں بچے صاف ستھری اور فصیح زبان سیکھ سکیں اور اُن کی

صحت بھی اچھی ہو جائے۔ دودھ پلانے کے لیے ایسی خواتین کا انتخاب کیا جاتا جو اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار کی مالک ہوں اور خاندانی وجاہت رکھنے والی ہوں۔ چنانچہ پیدائش کے چند روز بعد آپ کو شرفاء عرب کے اسی دستور کے مطابق دودھ پلانے کے لیے ہوازن قبیلہ کی حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کردیا گیا۔ اُن کا خاندان فصاحت وبلاغت کے اعتبار سے مشہور تھا۔ وہ آپؐ کو اپنے ساتھ لے گئیں اور ہر چھ ماہ بعد آپؐ کی والدہ اور دیگر عزیزوں کو دکھا جاتیں تا کہ ماں کی آنکھیں اپنے جگر گوشہ کی طرف سے ٹھنڈی رہیں۔ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

۞۔ میں تم سب سے بڑھ کر فصیح و بلیغ ہوں کیونکہ میں قریشی ہوں اور میں نے خاندان بنوسعد میں دودھ پیا ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ، جلد اول، صفحہ 146)

شق صدر

رسول کریم ﷺ کا سن مبارک چار سال ہوا تو آپؐ کے ساتھ شق صدر کا واقعہ پیش آیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

۞۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیلؑ آئے جب کہ آپؐ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ انہوں نے آپؐ کو پکڑا اور لٹا دیا۔ پھر دل کے قریب سے چاک کیا اور دل کو نکالا اور اس میں سے ایک لوتھڑا نکال دیا اور کہا آپؐ کی طرف سے شیطان کا یہ حصہ تھا پھر اس (دل) کو سونے کی ایک طشتری میں زمزم کے پانی سے دھویا پھر اسے جوڑ دیا اور اسے دوبارہ اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ بچے دوڑتے ہوئے آپؐ کی ماں یعنی آپؐ کی رضاعی والدہ کے پاس آئے اور کہا کہ محمدؐ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ جب وہ آپؐ کے پاس آئے، آپؐ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں اس سلائی کا نشان آپؐ کے سینہ پر دیکھا کرتا تھا۔“

(صحیح مسلم۔ جلد اوّل، کتاب الایمان، باب الِاسْرَاءِ بِرَسُولِ اللّٰہ ﷺ حدیث نمبر 228۔ نور فاؤنڈیشن ربوہ)

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ حارث نے حلیمہ سے کہا:

۞۔ ”مجھے ڈر ہے کہ لڑکے کو کچھ ہو گیا ہے۔ پس مناسب ہے کہ تو اسے فوراً لے جاؤ اور اس کی والدہ کے سپرد کر آؤ۔“ چنانچہ حلیمہ آپؐ کو مکہ میں لائی اور آمنہ کے سپرد کر دیا۔ آمنہ نے اس جلدی کا سبب پوچھا اور اصرار کیا تو حلیمہ نے انہیں یہ سارا قصہ سنا دیا اور یہ ڈر ظاہر کیا کہ شاید یہ لڑکا کسی جن وغیرہ کے اثر کے نیچے آ گیا ہے۔ آمنہ نے کہا: ”ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ میرا بیٹا بڑی شان والا ہے۔ جب یہ حمل میں تھا تو مَیں نے دیکھا تھا کہ میرے اندر سے ایک نور نکلا ہے جو دور دراز ملکوں میں پھیل گیا ہے۔“ (سیرۃ خاتم النبیینؐ صفحہ 95)

یہ ایک کشفی نظارہ تھا جس میں خدائی فرشتہ نے متمثل ہو کر عالم کشف میں آپؐ کا سینہ چاک کیا اور تمام کمزوریوں کی آلائش آپؐ کے اندر سے نکال دی۔

احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ معراج کی رات بھی شق صدر کا واقعہ پیش آیا تھا جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۞۔ ”جب میں مکہ میں تھا تو میرے گھر کی چھت کھولی گئی پھر جبرائیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرا سینہ کھولا۔ پھر اسے آبِ زمزم سے دھویا۔ پھر وہ ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر اسے بند کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے گئے۔“

(صحیح مسلم۔ جلد اوّل، کتاب الایمان، باب الِاسْرَاءِ بِرَسُولِ اللّٰہ ﷺ حدیث نمبر 229)

والدہ اور دادا کی وفات

رسول کریم ﷺ کی عمر مبارک چھ سال ہوئی تو آپؐ کی والدہ ماجدہ آپؐ کو مدینہ میں ننھیال سے ملانے کے لئے لے گئیں۔ واپسی پر ”ابواء“ کے مقام پر بی بی آمنہ کا انتقال ہو گیا۔ آپؐ کے ننھیال بنو عدی بن نجار میں سے تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام)۔ حضرت آمنہ کے ساتھ اُن کی وفادار لونڈی امّ اَیمنؓ تھیں وہ آپ کو اپنے ساتھ مکہ لے آئیں۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد 118,117/1)

اب آپؐ کی پرورش کی ذمہ داری آپؐ کے دادا جناب عبدالمطلب نے لے لی۔ عبدالمطلب اپنے پوتے سے بہت پیار کرتے اور اہم تقریبات میں اپنے ساتھ مسند امارت پر بٹھاتے اور ہر طرح سے آپؐ کا خیال رکھتے۔

حضرت ابو طالب کے زیر کفالت

دو سال بعد بوقت انتقال عبدالمطلب نے آپؐ کو پرورش و تربیت کی غرض سے اپنے بیٹے جناب ابو طالب کے سپرد کیا۔ ابو طالب نے نہایت شفقت اور محبت پدری کے ساتھ آپ کی پرورش کی اور ایک مہربان باپ کی طرح آپ کی خبر گیری کرتے رہے۔ آپؐ کی چچی فاطمہؓ بنت اسد نے بھی حضور ﷺ کو حقیقی ماں جیسا پیار دیا۔ انہوں نے لمبی زندگی پائی اور مدینہ منورہ میں فوت ہوئیں۔ چچی کی وفات پر نبی کریم ﷺ کو شدید صدمہ ہوا۔ آپ کو غمزدہ دیکھ کر کسی نے اس کا سبب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

۞۔ ”کیوں (غمزدہ) نہ ہوں جب میں اس گھر میں یتیم بچہ تھا تو وہ اپنے بچوں کو بھوکا رکھ کر مجھے کھلاتی تھیں۔ وہ اپنے بچوں کو نظر انداز کر کے میرے سر میں کنگھا کرتی تھیں اور میرے لیے ماں کی طرح تھیں۔“

(پیغمبر اسلام ﷺ (مترجم) از ڈاکٹر حمید اللہ۔ ناشر بیکن بکس ملتان، ایڈیشن 2005ء، صفحہ 58)

(باقی آئندہ)

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن

مکرم محمد زکریا خاں صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ ڈنمارک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک دور میں سکینڈے نیویا ممالک میں مشن ہاؤس کا قیام عمل میں آیا۔ اکتوبر 1961ء میں مکرم وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کوپن ہیگن دورہ پر تشریف لائے اور ڈنمارک میں اسلام کی روزافزوں ترقی کے پیشِ نظر یہ فیصلہ فرمایا کہ کوپن ہیگن میں زمین خرید کر مسجد کی تعمیر کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ 1963 کی آخری سہ ماہی میں مسجد نصرت جہاں کی تعمیر کے لئے ایک قطعہ زمین خریدنے کی سعادت مکرم سیّد میر مسعود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کے حصّہ میں آئی۔ سنگ بنیاد کی تقریب جمعۃ المبارک 6 مئی 1966ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر ربوہ نے سنگ بنیاد رکھا۔ سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد اس زمین پر پہلا جمعہ ادا کیا گیا جو حضرت مسیح موعود کے صحابی حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان رضی اللہ عنہ نے پڑھایا جبکہ اس جگہ پہلی اذان مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب (مترجم ڈینش ترجمہ قرآن) نے دی۔ لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہونے والی اس مسجد کا افتتاح حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مورخہ 21 جولائی 1967ء بروز جمعۃ المبارک فرمایا۔ مسجد کی تعمیر پر تقریباً نصف صدی مکمل ہونے پر اس مسجد کی مرمت اور تزئین نیز مشن ہاؤس، مربی ہاؤس، لجنہ ہاؤس اور دیگر مرکزی دفاتر کی از سرِ نو تعمیر کا کام خلافتِ خامسہ میں ہوا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کی مرمت اور مربی ہاؤس و لجنہ ہاؤس کی تعمیرِ نو

2011ء میں جب خاکسار نے ڈنمارک کی جماعت کا چارج سنبھالا تو بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ جماعت کی ضخامت کے مقابل پر ہمارے پاس جگہ کی بہت تنگی ہے، کسی مہمان کو بٹھانے کے لئے کوئی مناسب جگہ ہے نہ اپنے لوگوں کے لئے۔ صرف دو عدد واش روم تہہ خانہ میں تھے مگر ان کی حالت بھی ناگفتہ بہ۔ ایک تو مستقل بند رہتا تھا اور دوسرے کی بار بار مرمت کروائی جاتی تھی۔ ایک چھوٹا سا تہہ خانہ تھا جس میں کتابوں کے لئے الماریاں رکھی ہوئی تھیں۔ چھت کی اونچائی بھی زیادہ نہ تھی اور چھوٹی چھوٹی دو کھڑکیاں جن کی چوڑائی ایک فٹ سے بھی کم تھی۔ جگہ جگہ پائپ گزر رہے تھے۔ مسجد کی تعمیر پر پچاس سال کا عرصہ ہو چکا تھا۔ مسجد کی اندرونی چھت ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ قالین بہت پرانا اور غلیظ تھا اور مسجد کے مدِّ مقابل سڑک کے دوسری طرف ایک چھوٹا سا گھر تھا جو لجنہ ہاؤس کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ جس کا تنگ و تاریک تہہ خانہ اشاعت کے سٹور کے طور پر استعمال میں لایا جاتا اور اوپر ایک واش روم، کچن اور دو چھوٹے چھوٹے کمرے تھے ایک صدر لجنہ کے دفتر کے طور پر اور ایک مہمانوں کے لئے استعمال ہوتا۔ مجموعی طور پر گھر کافی بوسیدہ ہو چکا تھا۔ اس گھر کی بیٹھک نماز سینٹر کے طور پر استعمال ہوتی اور جگہ کی تنگی کا یہ حال تھا کہ کچن، برآمدہ اور سیڑھیوں پر بھی لجنہ کو بیٹھنا پڑتا۔

اس لئے خاکسار کے دل میں ہر وقت یہ خیال آتا کہ کسی طرح عمارتوں کو گرا کر جدید طرز اور وسعت کے ساتھ تعمیر کی جائے۔ چنانچہ خاکسار اپنے ذہن میں موجود جگہ کو بہترین طور پر استعمال کرنے کے لئے نقشے بھی تیار کرتا رہتا تھا۔

جلسہ سالانہ ڈنمارک 2011ء اور طوفانی بارش

مورخہ 2 اور 3 جولائی 2011ء کو جماعت احمدیہ ڈنمارک کا جلسہ سالانہ تھا۔ 2 جولائی جلسہ کی کاروائی کے بعد ایک مجلس سوال و جواب رکھی گئی تھی۔ اس دوران شدید کڑک اور بجلی کی چمک کے ساتھ خوفناک بارش آئی۔ ایک گھنٹہ میں 5 ہزار مرتبہ بجلی چمکی اور بارش اس قدر زیادہ تھی کہ گٹر کا پانی تہہ خانہ میں موجود دو ٹائلٹ کے ذریعہ اندر داخل ہونا شروع ہوا اور چند منٹوں میں تہہ خانہ 30/40 سینٹی میٹر تک بدبودار پانی سے بھر گیا۔ یہی حال سارے کوپن ہیگن شہر کا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کوپن ہیگن میں سیوریج سسٹم تو بنایا گیا مگر بارش کے پانی کے لئے نکاس کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ کیونکہ بارشیں کم ہوتی ہیں اور بارش کا پانی بھی سیوریج سسٹم میں جا ملتا ہے۔ اب اُس روز اس قدر بارش ہوئی کہ جن گھروں اور عمارتوں میں تہہ خانے تھے وہ سب گٹر کے پانی سے بھر گئے۔

ہم نے کئی کمپنیوں سے رابطہ کیا کہ وہ آکر پانی نکالیں مگر سارے شہر میں ضرورت تھی اس لئے کوئی نہ آیا یہاں تک کہ ہم نے ہمسایہ ملک سویڈن کی کمپنیوں سے بھی رابطہ کیا مگر ان کا بھی وہی جواب تھا کہ سب اس وقت مصروف ہیں اور کوپن ہیگن میں ایمرجنسی کام کر رہے ہیں۔

خاکسار نے شام کو حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں فیکس کی اور صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے درخواست کی کہ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پروگرام منسوخ کر دیا جائے۔ مگر حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ دو دن کا ہی ہوگا۔ تب جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی کاروائی حضور انور کی اجازت سے اگلے ہفتہ رکھی گئی۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت میں وقارِ عمل کا نظام ایک امتیازی کردار کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اسی جذبہ کے تحت خدّام و انصار، دن رات تہہ خانہ سے گٹر کا پانی نکالنے میں مصروف ہوگئے۔ پورا ہفتہ کام کرتے رہے اور پھر جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پروگرام 10 جولائی کو رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب انصار و خدام و اطفال کو احسن جزاء عطا کرے جنہوں نے نہایت ہی مکدّر اور متعفن فضاء میں دن رات محنت کی اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی صفائی میں کسی چیز کی پرواہ نہ کی۔ (آمین!)

تہہ خانے میں موجود لائبریری کی الماریاں پانی میں ڈوب جانے کے باعث ٹوٹ کر گر گئیں۔ بہت سی کتب ضائع ہوگئیں۔ یہی حال سڑک پار لجنہ ہاؤس کے تہہ خانہ کی تھی جہاں بہت نقصان ہوا۔

خاکسار تو پہلے ہی دن رات خیالات میں ان عمارات کو گرا کر جدید طرز پر وسعت کے ساتھ تعمیر کرنے کا خواب دیکھ رہا تھا۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں ساری صورتِ حال بیان کی اور عاجزانہ درخواست کی کہ پیارے آقا ازراہ شفقت اجازت مرحمت فرمائیں کہ مسجد سے ملحقہ عمارت اور لجنہ ہاؤس کی عمارات کو گرا دیا جائے اور وسعت اور جدید سہولیات کے ساتھ ان کو از سر نو تعمیر کیا جائے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ حضور انور نے اس درخواست کو قبولیت کا شرف بخشا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس پر خاکسار نے دن، رات کاغذ، پیمانہ اور پنسل لے کر ڈرائنگ بنانا شروع کر دی اور کئی ہفتوں تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ کبھی لجنہ ہاؤس کے رقبہ کی پیمائش اور متوقع تعمیر کی ڈرائنگ کبھی مربی ہاؤس کا نقشہ، کبھی لجنہ کے لئے نماز سنٹر اور کبھی بڑے ہال او دفاتر اور مہمان خانہ کی ڈرائنگ بنا تا رہا۔ اس دوران حضور انور کی ہدایت پر لندن سے وقتاً فوقتاً تین مختلف آرکیٹیکٹ بھی آتے رہے۔

جب خاکسار نے تمام ڈرائنگ مکمل کی تو پھر کسی ڈینش آرکیٹیکٹ کی تلاش کا مرحلہ آیا جو ہماری طرف سے کمیون میں باقاعدہ اجازت کی غرض سے ڈرائنگ پیش کر سکے۔

اِس موقع پر مکرم سید فاروق شاہ صاحب نیشنل سیکرٹری جائیداد کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ جنہوں نے چند آرکیٹیکٹ سے ہمارا رابطہ کرایا۔ لیکن خاکسار نے یہ شرط ان تمام آرکیٹیکٹ کے سامنے رکھی کہ آپ کی قیمت اُس وقت ادا کی جائے گی جب آپ کمیون کی طرف سے تحریری اجازت حاصل کرلیں گے۔ کیونکہ ماضی میں لجنہ ہاؤس میں معمولی سا اضافہ کرنے کے لئے کسی آرکیٹیکٹ سے ڈرائنگ تیار کروائی گئیں اور اس کے لئے ایک خطیر رقم اس کو ادا کی گئی مگر کمیون نے اس کی منظوری نہ دی۔ جس کی وجہ سے ڈرائنگ ہمارے کام نہ آسکی بلکہ اُلٹا مالی نقصان ہوگیا۔ چنانچہ صرف ایک آرکیٹیکٹ مکرم Per Byder تھے جنہوں نے اِس شرط کو منظور کرتے ہوئے تمام ڈرائنگ کو حتمی شکل دی اور کمیون میں منظوری و اجازت کے لئے پیش کیا۔

جب ڈرائنگ تیار ہوئی تو تمام احباب جماعت کو مسجد بلایا گیا اور لجنہ کو باقاعدہ کیمرہ کے ذریعہ ان نقشہ جات کے بارہ میں آگاہ کیا گیا اور رائے طلب کی گئی۔ اِس طرح کمیون میں اجازت کی غرض سے یہ ڈرائنگ پیش کرنے سے قبل تین بار خاکسار لندن گیا اور حضور انور کی خدمت میں یہ ڈرائنگ پیش کی۔ ایک جگہ حضور انور نے تبدیلی کی جس کے بعد حضور انور نے اس کی منظوری عنایت فرمائی۔

آرکیٹیکٹ مکرم Per Byder نے جب ڈرائنگ دیکھی تو انہیں مسجد کے سامنے لجنہ ہاؤس کی جگہ تعمیر ہونے والے تہہ خانہ پر بڑا اعتراض ہوا کہ اس کی کونسل ہرگز اجازت نہیں دے گی۔ یہ تہہ خانہ 30x12 میٹر پر مشتمل تھا جہاں یہ خیال تھا کہ آٹھ، دس دفاتر بن جائیں اور باقی ہال تعمیر ہوجائے۔ نیز یہ کہ یہ تہہ خانہ 1.25 میٹر زمین کے نیچے اور 1.25 میٹر زمین کے اوپر تعمیر ہوگا۔ اس کا مطلب تھا کہ 360 مربع میٹر بڑا ہال تعمیر ہوگا۔

حضور انور کی قبولیت دعا کا کرشمہ

جب Per Byder نے کہا کہ اس کی اجازت کونسل نہیں دے گی تو خاکسار نے اسے کہا کہ آپ نقشہ جات اجازت کے لئے کونسل بھجوا دیں باقی جواب آنے پر دیکھیں گے۔

اِدھر ہمارے آرکیٹیکٹ نے کمیون میں ڈرائنگ منظوری کے لئے جمع کرائی اُدھر خاکسار نے متواتر حضور انور کی خدمت میں دعا کی غرض سے خطوط لکھنے شروع کر دیئے اور یہی لکھتا رہا کہ کمیون کی طرف سے تعمیر کی اجازت کا مل جانا معجزہ اور کرامت ہوگی۔ کیونکہ بہت وسیع رقبہ پر عمارات کو تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی جا رہی تھی۔ خاکسار خود بھی دعا میں لگ گیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ماہ کے روزے رکھنے کی منت مانی اور اسی وقت روزے رکھنے شروع کر دیئے تا اللہ تعالیٰ ان تعمیرات کی اجازت اور نقشہ جات کی منظوری کو ہمارے لئے آسان بنا دئے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا کیا شمار ہے! اور اس کی رحمتوں کا اظہار کیسے ممکن ہے! اُس نے پیارے آقا کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور معجزہ دکھایا کہ کمیون نے ہماری

ڈرائنگ کو منظور کرلیا اور تحریراً اجازت نامہ بھجوادیا۔ سبحان اللہ والحمدللہ۔

مسجد نصرت جہاں کے ساتھ تعمیر ہونے والی لائبریری اور لجنہ کا ہال گو بڑا کشادہ ہال ہے مگر کونسل نے 12x4 مربع میٹر اس ڈرائنگ سے کم کردیا جو منظوری کے لئے پیش کی گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم پہلے ہی بہت زیادہ حصہ تعمیر کے لئے منظور کرواچکے تھے۔

بلڈرز کی تلاش اور تعمیراتی معاہدہ

جب ہمارے آرکیٹیکٹ Per Byder نے ہمیں تحریری اجازت نامہ اور نقشہ جات کی منظوری کے کاغذات لاکر دیئے تو ہم نے فوراً اُسی وقت ان کو معاوضہ ادا کردیا۔ چنانچہ کمیون کی طرف سے باقاعدہ تحریری طور پر دونوں عمارات کے نئے نقشہ جات کی منظوری مل گئی تو پھر بلڈرز کی تلاش اور تعمیراتی معاہدہ کے لئے کوشش شروع کردی گئی۔ چار افراد پر مشتمل ایک تعمیراتی کمیٹی تشکیل دی جس میں مکرم سید فاروق شاہ صاحب نیشنل سیکرٹری جائیداد، مکرم محمد اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ، مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف خان صاحب اور خاکسار شامل تھے۔

تین مختلف کمپنیوں سے تخمینہ لگوایا گیا اور پھر ان کمپنیوں کی تحقیقات بھی کی گئیں تاکہ یہ یقین ہو کہ کمپنی دھوکہ نہ دے جائے اور مالی لحاظ سے ایسی مستحکم ہو کہ دیوالیہ کا شکار نہ ہو۔ کیونکہ اِس طرح نہ صرف یہ کہ تعمیرات کا کام رک جائے گا بلکہ مالی لحاظ سے بھی جماعت کو شدید نقصان اٹھانا پڑے گا۔

چنانچہ کئی ایک تعمیراتی کمپنیوں سے اس سلسلہ میں رابطہ ہوا اور اخراجات کا تخمینہ لگوایا جاتا رہا۔ مکرم سید فاروق شاہ صاحب نے ڈنمارک کی ایک بہت بڑی تعمیراتی کمپنی CL & CO سے رابطہ کروایا۔ ان کا آفس کوپن ہیگن سے 70 کلومیٹر دور ایک شہر Hellerod میں واقع تھا۔ ان کے ساتھ تقریباً ہفتہ میں چار پانچ بار ہماری میٹنگز ہوتیں جس کا دورانیہ دو سے چار گھنٹے بلکہ بسا اوقات چھ گھنٹے بھی ہوتا رہا اور اس پورے پراجیکٹ میں استعمال ہونے والے سازوسامان، اس کی کوالٹی، دروازے کھڑکیاں، بجلی کے لیمپ اور Floor heating جیسے بڑے بڑے اور چھوٹے امور زیر بحث آتے رہے اور قیمت متعین ہوتی رہی۔ دو سے تین ماہ کی محنت اور گفت وشنید کے بعد بالآخر اس کمپنی کے ساتھ حضور انور کی اجازت اور ہدایت کے مطابق معاہدہ طے پایا اور دونوں پُرانی عمارات کو گرانے، مٹی پھینکنے، تہہ خانہ کی کھدائی اور تعمیرات کی تکمیل 15,700000 ڈینش کرونز میں ہوئی۔ یہ رقم ٹیکس کے ساتھ ہے یعنی تقریباً 12,500000 ڈینش کرونز کل تعمیرات کا خرچ تھا جس پر تقریباً 3,200000 ڈینش کرونز ٹیکس ادا ہوئے۔ اور کل رقم 15,700000 ڈینش کرونز خرچ ہوئی۔ اس میں عمارات کا گرانا، کھدائی کرنا اور مٹی کے پھینکنے کے اخراجات بھی شامل ہیں۔

خاکسار تعمیر کے دوران خطوط کے ذریعہ بھی اور بالمشافہ ملاقات میں بھی تمام صورت حال سے پیارے آقا کو آگاہ کرتا رہا۔ ایک ملاقات میں خاکسار نے نئی تعمیرات کی چند تصاویر حضور انور کو دکھائیں۔ جنہیں دیکھنے پر حضور انور نے مسجد نصرت جہاں کے باہر کی سیڑھیوں کے بارہ میں استفسار فرمایا کہ یہ سیڑھیاں کس طرح بنا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضور concret کی بنا رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا سیڑھیاں Garnite کی بنائیں۔

حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں بلڈرز سے اس بارہ میں بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہاں سے بہت مہنگی پڑیں گی، ہم چین سے تیار منگواتے ہیں جو کافی مناسب قیمت پر تیار ہو جائیں گی۔ چنانچہ چین میں سیڑھیوں کا سائز بھجوایا گیا اور تیار ہو کر آگئیں اور اس پر 500,000 ڈینش کرونز لاگت آئی۔ الحمدللہ! کہ پیارے آقا کی راہنمائی اور لاثانی ہدایت نے مسجد کی خوبصورتی اور وقار میں چار چاند لگادیئے۔

دوران تعمیر پیش آنے والی مشکلات کا تذکرہ

جب عمارات کے مسمار کرنے کا کام شروع ہوا تو یہ ایک بہت حساس مرحلہ تھا۔ خاص طور پر مسجد سے ملحق عمارت اور تہہ خانہ کو گرانا انتہائی مشکل اور قابل تشویش مرحلہ تھا کہ مسجد کے ستون کو اگر معمولی سا بھی نقصان پہنچا تو مسجد کی عمارت کے گرجانے کا خطرہ تھا۔ چنانچہ کمپنی نے نہ صرف احتیاط کو ملحوظ خاطر رکھا بلکہ خصوصی آلات کے ذریعہ پوری مسجد کو سہارا دیا گیا۔ یہ بہت مشکل اور حسّاس کام تھا۔ پھر بقیہ حصّہ کو گرانے کا کام شروع کیا گیا۔ اسی طرح سڑک پار لجنہ ہاؤس کی عمارت بھی بہت احتیاط سے گرائی گئی تاکہ ہمسائیوں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ اس کے علاوہ ملبہ سے لکڑی، لوہے، سیمنٹ اور پتھر کو الگ الگ کرنا اور ان کی جگہ پر پھینکنا بھی اچھا خاصہ مشکل کام تھا۔ یہاں کے قوانین کے مطابق مٹی پھینکنے سے پہلے مٹی کے چند نمونے لیبارٹری میں بھجوائے جاتے ہیں، اس کے بعد کمیون کی طرف سے مٹی کی مختلف اقسام کی نشاندہی ہوتی ہے اور پھر مخصوص مقام پر پھینکنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ جب لجنہ ہاؤس کے تہہ خانہ کی کھدائی کے لئے 448 مربع میٹرز میں 2 میٹر کی گہرائی تک کھودی گئی۔ اور جب اس کی مٹی پھینکنے کا وقت آیا تو کمیون نے اس کے چند نمونے لیبارٹری بھجوائے جس کے بعد معلوم ہوا کہ مٹی میں انتہائی آلودگی موجود ہے اس کے پھینکنے کے لئے ایک خطیر رقم بطور جرمانہ ہمیں ادا کرنی پڑے گی۔ چنانچہ جرمانے کی ادائیگی کے بعد مٹی پھینکی گئی اور اس طرح تہہ خانہ کی کھدائی کا کام بفضلہ تعالیٰ مکمل ہوا۔

(باقی آئندہ)

قرآن اور انبیاء علیہم السلام

مکرم طارق حیدر صاحب، ونڈسر

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

”اور کوئی امت نہیں مگر ضرور اس میں کوئی ڈرانے والا گزرا ہے۔“ (سورۃ فاطر 25:35)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں پرانے انبیاء علیہم السلام کے حوالے سے ذکر کیا ہے وہاں ان انبیاء علیہم السلام کی قوموں کا ذکر بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے اپنے انبیاء علیہم السلام کی تائید میں معجزات دکھائے اور قرآن کریم میں ہمیں ان انبیاء علیہم السلام سے منسوب بہت سے واقعات بتا کر دراصل یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کے چنیدہ لوگوں سے استہزا اور تعدّی کے نتیجہ میں کیسے ظالم، سفاک اور طاقتور لوگ یا تو تاریخ کے تاریک اوراق کی نذر ہوئے یا انہیں ایسا حنوط کر دیا گیا کہ قیامت تک ایک عبرت کا نشان بن گئے۔ پس عقلمند وہی ہے جو ان عبرت کے واقعات سے سبق سیکھتا ہے۔

گزشتہ قسط کے اختتام پر ہم نے حضرت صالح علیہ السلام کے واقعات ملاحظہ کئے تھے۔ اس مضمون کا آغاز ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا جاتا ہے۔ آپؑ کو ’ابوالانبیاء‘ اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپؑ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ جاری فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام کی امت سے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:

”اور یقیناً اسی کے گروہ میں سے ابراہیم بھی تھا۔“
(سورۃ الصّٰفّٰت 84:37)

انسائیکلو پیڈیا برٹینکا اور بعض پرانے حوالے حضرت ابراھیم علیہ السلام کی پیدائش دو ہزار سال قبل مسیح سے زائد بتاتے ہیں، آپؑ کا خاندان ایک مشرک اور بت تراشی کے نجس کام سے منسلک تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے درمیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس برگزیدہ نبیؑ سے پیار اور محبت کا وہ سلوک فرمایا کہ آپؑ خلیل اللہ (اللہ کا دوست) کہلائے۔

بعض یہودی روایات اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ آپؑ بت تراشی کے کام کو بہت برا تصور کرتے تھے، اس ضمن میں ایک روایت کے مطابق ایک مرتبہ آپؑ کے والد نے آپؑ کو دکان پر بٹھایا اور جب ایک بوڑھا شخص بت خریدنے آیا تو آپؑ نے بت دیتے ہوئے اس شخص کی عمر دریافت کی اور فرمایا کہ یہ بت تو ابھی کچھ روز قبل ہی بنا ہے بھلا یہ آپ کی کیا مدد کرے گا اس پر وہ بوڑھا شخص بت لئے بغیر ہی وہاں سے چل دیا جس پر آپؑ کے بھائیوں نے آپؑ کی شکایت آپؑ کے والد سے کی اور یوں بچپن میں پہلی بار آپؑ نے توحید کی راہ میں تکلیف برداشت کی، آپؑ نے اپنے والد ’آزر‘ کو اس گمراہ کن کام سے باز رہنے کی نصیحت فرمائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

”اور (یاد کر) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو بطور معبود پکڑ بیٹھا ہے؟ یقیناً میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔“
(سورۃ الانعام 76:6)

یوں آپؑ نے پیغام حق کی ابتدا اپنے گھر سے کر دی، اللہ تعالیٰ نے سورۃ مریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحید کے لئے دی گئی اس دعوت کو کچھ یوں باندھا ہے کہ:

”اور (اس) کتاب میں ابراہیم کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ ایک صدیق نبی تھا۔ جب اس نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! تو کیوں اس کی عبادت کرتا ہے جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور تیرے کسی کام نہیں آتا۔

اے میرے باپ! یقیناً میرے پاس وہ علم آ چکا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا۔ پس میری پیروی کر۔ میں ٹھیک راستے کی طرف تیری رہنمائی کروں گا۔

اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر۔ شیطان یقیناً رحمان کا نافرمان ہے۔

اے میرے باپ! یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ رحمان کی طرف سے تجھے کوئی عذاب پہنچے۔ پس تو (اس وقت) شیطان کا دوست نکلے۔“ (سورۃ مریم 46-42:19)

مگر آپؑ کی اس مدلل گفتگو کا کوئی جواب نہ پاتے ہوئے آپؑ کے والد (بعض مفسرین نے لفظ ’آبت‘ سے مراد چچا بھی لیا ہے۔) نے آپؑ کو سنگسار کر دینے کا ڈراوا دیا اور گھر سے نکل جانے کا کہا۔ جیسا کہ اگلی آیت میں فرمایا:

”اس نے کہا کیا تو میرے معبودوں سے انحراف کر رہا ہے اے ابراہیم! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور تو مجھے لمبے عرصہ تک تنہا چھوڑ دے۔“
(سورۃ مریم 47:19)

اوراس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا:

''اور میں تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور ان کو بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔اور میں اپنے رب سے دعا کروں گا۔عین ممکن ہے کہ میں اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے بدنصیب نہ رہوں۔''

(سورۃ مریم 49:19)

یوں اس خلیل اللہ نے محض اپنے حقیقی معبود کی خاطر اپنے آباواجداد کو خیرآباد کہا اور اللہ تعالیٰ کو اپنے اس برگزیدہ کی یہ ادا بہت پسند آئی اور کیا خوب ابوالانبیاء کی لاج رکھی اورفرمایا:

''پس جب اس نے انہیں چھوڑ دیا اوران کو بھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کئے اورسب کو ہم نے نبی بنایا۔''

(سورۃ مریم 50:19)

پھر آپؑ نے دعوت الی اللہ کا کام اپنی قوم تک بڑھایا اورانہیں بتوں کی بجائے ایک اللہ کی عبادت کرنے، اس کی نعمتوں کا شکر بجالانے کا درس دیا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے حوالہ سے قرآن پاک میں فرمایا:

''یقیناً تم اللہ کوچھوڑ کرمحض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ گھڑتے ہو۔یقیناً وہ لوگ جن کی تم اللہ کی بجائے عبادت کرتے ہو تمہارے لئے کسی رزق کی ملکیت نہیں رکھتے۔پس اللہ کے حضور ہی رزق چاہو اوراس کی عبادت کرو اوراس کا شکرادا کرو۔اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

(سورۃالعنکبوت 18:29)

یہ قوم بت پرستی کے ساتھ ساتھ کواکب پرست بھی تھی اوران کا عقیدہ تھا کہ انسانی نفع ونقصان، موت وحیات، رزق حتی کہ فتح وشکست کا دارومدار بھی ستاروں کی گردش سے جڑا ہوا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر اس حقیقت کو بھی آشکار فرمادیا جیسا کہ فرمایا:

''اوراسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (کی حقیقت) دکھاتے رہے تاکہ وہ (مزید) یقین کرنے والوں میں سے ہوجائے۔

پس جب رات اس پر چھا گئی اس نے ایک ستارے کو دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا رب ہے۔پس جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگا میں ڈوبنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

پھر جب اس نے چاند کو چمکتے ہوئے دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا رب ہے۔پس جب وہ (بھی) ڈوب گیا تو اس نے کہا اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں سے ہوجاتا۔

پھر جب اس نے سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا رب ہے، یہ (ان) سب سے بڑا ہے۔پس جب وہ بھی ڈوب گیا تو اس نے کہا اے میری قوم! یقیناً میں اس شرک سے جو تم کرتے ہو سخت بیزار ہوں۔''

(سورۃالانعام 79-76:6)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ دعا سکھائی۔

''میں تو یقیناً اپنی توجہ کو اس کی طرف ہمیشہ مائل رہتے ہوئے پھیر چکا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔''

(سورۃ الانعام 80:6)

(مضمون جاری ہے۔)

پھیلا ہے نور آپؐ کا قریہ بہ قریہ

پھیلا ہے نور آپؐ کا قریہ بہ قریہ کُو بہ کُو
دنیا کا حسن آپؐ ہیں آپؐ ہیں دیں کی آبرو
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
شاہا! پناہا! دلبرا! محبوب ربی مصطفیٰ
خندہ جبین وگل بدن، رشک ارم اے خوش گلو
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
گنگ ہزار ہوگئے بلبل سبھی تھے دم بخود
شاعرادیب چپ ہوئے آپؐ کی سُن کے گفتگو
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
تابِ جمال ہے کسے؟ تابِ جلال ہے کسے؟
عاشق ہو یا کوئی عدو، کس کو مجال رُو بہ رُو
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
مبدء ہیں نوروحسن کا، عشق کا بحرِ بے کراں
آپؐ بہادر و جری شرمندہ تر ہیں جنگ جُو
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
چہرہ بہ چہرہ، دل بہ دل، نورنظر ہے جاں بہ جاں
عشق وجنوں کی داد میں حسنِ جنانِ خوب رُو
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
قلزمِ حسن وصحبتِ کامل کی جب خبر اُڑی
مہکے ہیں سب مشامِ جاں دل میں جوشِ آرزُو
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
نازل ہوئے آپؐ ابھی میرے دلِ بےتاب پر
لفظ ہے جیسے مشک بُو مہکا ہوا ہوں مُو بہ مُو
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(مکرم محمد مقصود منیب صاحب)

حقیقی نماز

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو۔ یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ o (سورۃ الماعون 107:5-6) یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔

نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد 5، صفحہ 403، ایڈیشن 1988ء)

شعبہ تربیت احمدیہ کینیڈا

محترم انجینئر منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر ضلع اسلام آباد

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ (سورۃ العنکبوت 58:29)

ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔ پھر ہماری ہی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2021ء میں محترم انجینئر منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر ضلع اسلام آباد کا خاندانی تعارف اور خدمات کا اجمالی جائزہ پیش فرمایا جس کا متن درج ذیل ہے۔ بعدہ حضور انور نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

”اگلا جنازہ منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر جماعت ضلع اسلام آباد کا ہے۔ طویل علالت کے بعد 9 مارچ 2021ء کو ان کی کینیڈا میں، 84 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

آپ 1/9 حصہ کی وصیت کے موصی تھے۔ منیر فرخ صاحب انجینئر کے دادا کا نام حضرت منشی احمد بخش صاحبؓ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ انہوں نے قادیان جا کر جلسہ سالانہ 1903ء میں بیعت کی سعادت پائی تھی۔ ان کے والد کا نام ڈاکٹر چودھری عبدالاحد صاحب تھا جو ایم ایس سی ایگریکلچر اور پی ایچ ڈی تھے۔ پی ایچ ڈی کرنا اس زمانہ میں بہت ذہین طلبا کا کام تھا۔ بہرحال انہوں نے پی ایچ ڈی کی۔ آپ کچھ عرصہ امیر جماعت لائل پور (فیصل آباد) کے طور پر بھی خدمت انجام دیتے رہے۔

1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب احمدی نوجوانوں کو خاص طور پر سائنسدانوں کو خدمت دین کے لیے وقف کی تحریک کی تو ڈاکٹر صاحب نے بھی، فرخ صاحب کے والد نے بھی وقف کر دیا اور سرکاری نوکری کو چھوڑ کر مع اہل و عیال قادیان منتقل ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی براہ راست نگرانی میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آ چکا تھا۔ حضورؓ نے ان کو ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ مقرر فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی تعلیم الاسلام کالج قادیان میں بطور سائنس ٹیچر کے بھی ان کی تعیناتی ہوئی۔

فرخ صاحب نے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے الیکٹریکل انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی اور پھر شروع میں مختلف جگہوں میں کام کیا۔ پھر ٹیلیگراف اینڈ ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ حکومت پاکستان میں باقاعدہ سروس کا آغاز کیا۔ دوران سروس آپ نے ملک کے بیشتر شہروں میں خدمات سرانجام دیں۔ متعدد ملکوں میں حکومت پاکستان کی نمائندگی کرتے رہے۔ 1997ء میں ڈائریکٹر جنرل پاکستان ٹیلی کمیونیکیشنز لمیٹڈ کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کی اہلیہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

راولپنڈی میں قیام کے دوران قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر ان کو خدمت کی توفیق ملی اور یہ دور 1974ء کا پُر آشوب دور تھا۔ بہرحال ان کو اس زمانے میں خدمت کی توفیق ملی۔ 1977ء میں اسلام آباد مستقل رہائش رکھنے کے بعد مختلف خدمات کی ان کو توفیق ملی۔ 1990ء میں بطور نائب امیر اول خدمت کی توفیق ملی۔ پھر جب ریٹائرمنٹ ہوئی تو انہوں نے وقف کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کیا جو منظور ہوا۔ پھر 1999ء کو بطور امیر جماعت اسلام آباد شہر اور ضلع ان کو خدمت کی ذمہ داری ملی۔ ربوہ میں ان کے جو کام ہیں، اُن میں ڈائریکٹ ڈائلنگ سہولت مہیا کرنے کے لئے انہوں نے ڈیجیٹل ایکسچینج کے قیام میں کافی کوشش کی اور مرکزی فنانس کمیٹی کے ممبر تھے۔ IAAAE کے ایگزیکٹو ممبر تھے اور مختلف شعبوں میں ان کو اعزازی طور پر بھی اور ویسے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 1996ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر فرمایا۔ آخر دم تک یہ اس خدمت پر کام کرتے رہے۔ 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں جب ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر غیر ملکی مہمانوں کے لیے جلسہ سالانہ کی تقاریر کے ترجمہ کی سہولت کے لئے آغاز ہوا تو احمدی انجینئرز کی ایک ٹیم تیار کی گئی تھی اور اس میں بھی انہوں نے بڑی محنت سے کام کیا اور نمایاں کام کرنے کی

انہیں توفیق ملی اور اس ٹیم کے منتظم اعلی بھی منیر فرخ صاحب ہی تھے۔ اپریل 1984ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے انگلستان ہجرت کی تو یہاں یوکے کے جلسہ سالانہ میں بھی باقاعدگی سے ہر سال آتے تھے اور ٹرانسلیشن کا کام ان کے سپرد ہوتا تھا۔ لوگوں تک ٹرانسلیشن پہنچانے کا کام انہوں نے بڑے احسن رنگ میں سرانجام دیا۔ بڑی محنت سے کام کیا کرتے تھے۔ ان کے دورِ امارت میں اسلام آباد میں جماعتی تعمیرات بھی بہت زیادہ ہوئی ہیں۔

اُن کے ایک بیٹے کہتے ہیں کہ جماعتی کاموں میں بچوں کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کرتے تھے۔ گورنمنٹ کی ملازمت کرنے کے باوجود جماعت کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ ملازمت سے سیدھا جماعت کے دفتر آتے اور جماعتی ذمہ داریاں نبھاتے۔ ہر سال جلسہ سالانہ یوکے کے لیے خصوصاً چھٹی بچا کے رکھتے تھے۔ ملازمت کے دوران احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی پوسٹنگ دور دراز علاقے ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوگئی اور اس وقت کے وزیر اعظم بھٹو صاحب نے کہہ دیا کہ ان کو دوبارہ اسلام آباد نہیں لگانا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا پھر ان کی دوبارہ پوسٹنگ اسلام آباد ہی ہوئی اور وہاں سے پھر ان کو مختلف ممالک میں حکومت کے نمائندے کے طور پر جانے کی بھی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔''

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 4 اپریل 2021ء)

انجینئر منیر احمد فرخ صاحب کی عملی زندگی کا بیشتر حصہ اسلام آباد (پاکستان) میں گزرا۔ وہ سنٹرل گورنمنٹ کے محکمہ ٹیلیفون اور ٹیلی گراف میں افسر تھے۔ جو اب Pakistan Telecommunication Company Ltd. (PTCL) کہلاتا ہے۔

اپنی پروفیشنل ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ آپ کو مقدور بھر خدمت دین کی توفیق ملی اور آپ خلیفۂ وقت کی خوشنودی حاصل کرتے رہے۔ آپ احمدیت کی صداقت کا ایک نشان تھے۔ تمام تر اعلیٰ سطح کی مخالفتوں کے باوجود خدمت دین اور خلافت احمدیہ کی برکت اور دعاؤں سے آپ ترقی پر ترقی کرتے چلے گئے۔ اپنے محکمہ میں ڈائریکٹر جنرل کے عہدہ تک پہنچ کر باعزت ریٹائر ہوئے اور جماعت میں ذیلی تنظیموں کی قیادت سے پاکستان کے فیڈرل کیپیٹل اسلام آباد کے امیر ضلع کے عہدے تک پہنچے اور انتخاب خلافت خاصہ کمیٹی میں شامل ہوئے۔

اس عاجز کا تعارف اور تعلق آپ سے 1979ء میں ہوا جب National Engineering Services Pakistan (NESPAK) نے اس عاجز کو منسٹری آف واٹر اینڈ پاور اسلام آباد میں deputation پر بھیج دیا جہاں ایڈیشنل سیکرٹری واٹر کے ماتحت اس عاجز کو اوورسیز پراجیکٹس کے کوآرڈینیشن (Coordinaiton) سیل کا انچارج بنا دیا گیا۔

اتفاق سے اس عاجز کی رہائش سیکٹر F-6/1 میں تھی جہاں محترم فرخ صاحب رہ رہے تھے۔ آپ کا گھر نماز سنٹر بھی تھا جہاں ہم مغرب کی نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔

1979ء سے لے کر آپ کی وفات تک اس عاجز کا آپ سے قریبی رابطہ رہا یہاں تک کہ ان کے کینیڈا میں قیام پذیر ہو جانے کے بعد بھی ان سے رابطہ رہا اور ان سے آخری ملاقات ستمبر 2019ء میں Ahmadiyya Abode of Peace کی عمارت، ٹرانٹو کینیڈا میں ہوئی جب آپ کافی بیمار تھے۔

اس مضمون میں یہ عاجز آپ کی زندگی کے چند پہلو بیان کرنا چاہتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

آپ کا تعلق جماعت احمدیہ کے ابتدائی خاندانوں سے تھا۔ آپ کے والد مرحوم مکرم ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر رہ چکے تھے اور خلافت سے آپ کا گہرا تعلق تھا۔ چنانچہ 1980ء میں جب ترجمانی کے نظام کی ٹیم کے بانی مبانی اراکین انجینئر ملک لال خاں صاحب، انجینئر منیر احمد فرخ صاحب اور انجینئر ایوب ظہیر صاحب کی اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو حضور ؒ نے آپ کے ایک ایک بھائی اور بہن کا نام لے کر ان سے پوچھا۔

آپ دعاؤں کے بہت قائل تھے۔ بتایا کرتے تھے کہ انجینئرنگ کی تعلیم کے دوران جب کہ exemption rules نہیں تھے آپ کا ایک پیپر بہت خراب ہوا۔ کئی out of course سوال تھے اور انہوں نے اتنے نمبر کا پیپر attempt ہی نہیں کیا تھا کہ پاس ہوسکتے۔ آپ کی والدہ صاحبہ ان کو لاہور سے ربوہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس دعا کروانے لے گئیں راجیکی صاحب ؓ نے ماں بیٹے کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور فرمایا: ''پاس ہو جائے گا۔'' فرخ صاحب حیران تھے یہ کیسے ممکن ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھایا کہ ساری کلاس کو 15 رعائتی نمبر مل گئے اور فرخ صاحب پاس ہو گئے۔ جب آپ سے اس عاجز کا تعلق ہوا تو آپ کے والد صاحب فوت ہو چکے تھے اور آپ کی والدہ صاحبہ آپ کے پاس تھیں۔ آپ کو ان کی خدمت کی بہت توفیق ملی۔

آپ کے اندر قائدانہ صلاحیت بہت تھی۔ خود کام کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے لیکن دوسروں کو ساتھ لے کر چلنا اصل خوبی ہے جو آپ کے اندر بے انتہا درجہ تھی۔ جب ترجمانی کا نظام ڈیزائن ہو رہا تھا تو تین افراد پر یہ ٹیم مشتمل تھی لیکن آپ کی قائدانہ صلاحیت نے لاتعداد خدام کو کھینچا اور اسلام آباد سے لاہور اور کراچی تک کئی انجینئر اور ٹیکنیشن

اور معاونین آپ کی ٹیم میں شامل ہو گئے۔ آپ کی شخصیت ایک مقناطیسی وجود کی حامل تھی۔

ترجمانی کا نظام simultaneous interpretation system حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کی سرپرستی میں تیار ہوا اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے 1980ء کے جلسہ سالانہ ربوہ پر install ہوا اور آپ نے مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں میں علی الترتیب خدام و انصار اور لجنہ کی ٹیموں کے ذریعے نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی سے کارنامہ سرانجام دیا۔

پندرھویں صدی ہجری کا پہلا جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے 27 دسمبر 1980ء کے خطاب کے دوران فرمایا:

''فضل عمر فاؤنڈیشن: ...انہوں نے اس سال جو نمایاں کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ جو بیرونی ممالک سے آئے ہوئے ہیں ان کے لئے دو زبانوں میں انگریزی اور انڈونیشین میں ترجمہ کا انتظام کیا ہے۔

یہ دو کھوکے ادھر بنے ہوئے ہیں یہاں چاٹ نہیں بکتی۔ یہاں وہ ترجمہ کرنے والے بیٹھے ہوئے ہیں جو ترجمہ ساتھ ساتھ کرتے ہیں۔ وہ بالکل بند ہیں آواز ان کی باہر نہیں جاتی۔ انہوں نے کانوں کے ساتھ یہ لگائے ہوئے ہیں (غیر ملکیوں) نے جو انگریزی جانتے ہیں یا انڈونیشین اور یہ مترجم ان کو اسی وقت ترجمہ کر کے بتاتے جاتے ہیں۔ اس کی ابتدا ہوگئی ہے اور اس کا اندازہ جن باہر سے مختلف انجنیئرز سے لگایا گیا تو ان کا خیال تھا کہ ہم شاید ڈیڑھ سو ایسے بیس پچیس لاکھ میں تیار کر کے دیں گے۔ تو اللہ بھلا کرے احمدی انجنیئرز کا۔ انہوں نے کہا ہم بہت سستا بنا سکتے ہیں پیسے نہ ضائع کریں۔ چنانچہ میرا خیال ہے یہ دو سو اٹھائیس (سیٹ) ہیں اور اسی ہزار روپے میں انہوں نے تیار کر دیئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے اور ان شاء اللہ یہ بھی بڑھ جائے گا۔ پھر اور بھی ہو جائیں گے۔ ہمیں تو ڈرایا گیا تھا۔ کئی سال سے تجویز تھی لیکن باہر کی انجنیئرز اتنا روپیہ مانگتی تھیں کہ جرأت نہیں ہوئی۔''

(خطاباتِ ناصرؒ۔ جلد دوم، صفحہ 479)

ایک تاریخی خدمت

(جلسہ سالانہ برطانیہ 1985ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی برطانیہ ہجرت کے بعد 1985ء کا جلسہ سالانہ عالمی سطح پر ٹلفورڈ (اسلام آباد) میں منعقد ہوا حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ نے خواہش فرمائی کہ پاکستان والی انجنیئرز کی simultaneous interpretation والی ٹیم وہاں جا کر جلسہ سالانہ برطانیہ 1985ء پر خدمت کرے۔

حضورؒ کا یہ پیغام وکیل اعلیٰ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کے ذریعہ ٹیم لیڈر انجنیئر منیر احمد فرخ صاحب کو بھجوایا گیا۔ مکرم فرخ صاحب ٹیم کے تمام ممبرز کو شرکت کی تحریک کر کے لندن پہنچ گئے۔

اس عاجز کو بھی مکرم فرخ صاحب نے سلطنت عمان میں خط لکھ کر بلوایا اور اپنے ساتھ خدمت کا موقع دیا۔

نہایت کامیابی سے مکرم فرخ صاحب کی قیادت میں ٹیم نے کام کیا اور خلیفۂ وقت کی نہ صرف خود بلکہ ساری ٹیم کو دعائیں لے کر دیں۔

جلسے کے اختتام پر حضورؒ نے خوشنودی کا جو خط مکرم فرخ صاحب کو لکھا اس کی عکسی نقول آپ نے ساری ٹیم کو بھیجیں اور اس عاجز کو بھی سلطنت عمان میں بھیجی۔

اس تاریخی خط کا مضمون درج ذیل ہے

حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا:

''آپ اور آپ کی ٹیم نے جس خلوص، محبت اور لگن سے کام کیا ہے وہ تاریخ میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

''اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجر عظیم عطا کرے اور اپنے انعامات اور افضال کی بارش کا وارث بنائے اور بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ سب کو میرا محبت بھرا سلام کہہ دیں۔''

ان دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ 2008ء تک یہی ٹیم برطانیہ جا کر خدمت کی توفیق پاتی رہی اور دو زبانوں سے شروع ہونے والا نظام وسعت اختیار کر کے دس بارہ زبانوں کے لئے وسیع ہوتا چلا گیا۔

دیگر علمی اور عملی خدمات

آپ IAAAE کے بنیادی ممبرز میں سے تھے۔ آپ نے constitution کا خاکہ تیار کرنے اور لوکل اور بیرون ملک علاقائی جماعتیں قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسلام آباد جماعت کے صدر رہے اور 1980ء سے 2013ء میں کینیڈا علاج کے لئے منتقل ہونے تک سنٹرل عاملہ کے فعال ممبر رہے۔

سالانہ کنونشن پر آپ نے کئی مضمون پڑھے اور ٹیکنیکل میگزین کے لئے کئی مضامین لکھے۔

آپ کی ایک تصنیف ''جلسہ سالانہ کے موقع پر تقاریر کے رواں ترجمہ کا انتظام: ایک تاریخی جائزہ'' آپ کی یاد دلاتا رہے گا۔ آپ کی ان خدمات میں انجنیئر ایوب احمد ظہیر صاحب ہمیشہ اور ہر وقت آپ کے ساتھ رہے۔

آپ کی Professional Profile IAAAE نے ٹیکنیکل میگزین 2011۔ 2012ء میں شائع کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی عزت دی ہوئی تھی۔

آپ بڑے ہر دلعزیز واقفِ زندگی امیر ضلع تھے۔ آپ گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہو کر ''وقف بعد از ریٹائرمنٹ سکیم'' میں شامل ہوئے۔ گو آپ امیر ضلع اسلام آباد کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے لیکن حضرت

خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا وقف منظور کر کے اسی خدمت پر برقرار رکھا۔

مسجد اسلام آباد کا ڈھانچہ جنرل عبدالعلی صاحب نے اپنی امارت کے دوران نہایت نامساعد حالات میں بڑی جرأت سے کھڑا کروایا تھا۔ اس کے بعد stay order ہو گیا۔ جب مکرم فرخ صاحب امیر بنے تو آپ نے مسجد کی phenominal extension کروائی۔ مربی ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، لجنہ ہال، لائبریری وغیرہ بے شمار کام ہوئے اور یہ ایک عالیشان کمپلکس بن گیا۔ الحمدللہ!

آپ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انٹرنیشنل شوریٰ کے موقع پر ایک اجلاس میں معاونت کے فرائض انجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے شوریٰ پر بھی simultaneous interpretation system متعارف کروا دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب میں بھی آپ کو لندن جا کر انتخاب خلافت کمیٹی کا ممبر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

خلیفۂ وقت نے بعض اہم اور نازک معاملات طے کرنے والی کمیٹیوں کا بھی آپ کو ممبر یا صدر بنایا۔ آپ نے نہایت ذمہ داری سے سارے کام سرانجام دیئے۔ آپ فضل عمر فاؤنڈیشن کے بھی ڈائریکٹر رہے۔

بیماری اور کینیڈا ہجرت اور وفات

آٹھ نو سال پہلے آپ کو دل کا عارضہ ہوا۔ بعض دوستوں کے مشورے سے علاج کے لئے آپ کینیڈا منتقل ہو گئے جہاں آپ کے چھ ہارٹ بائی پاس کر دیئے گئے اور صحت تدریجاً گرتی گئی۔

2019ء میں جب اس عاجز نے کینیڈا آپ سے ملاقات کی تو آپ نے اگلے سال پاکستان جانے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا جیسا کہ فرمایا:

وَمَاتَدْرِیْ نَفْسٌ ۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ

(سورۃ لقمان 35:31)

اور کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ کس زمین میں وہ مرے گا۔

اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہوئی اور لمبی بیماری کے بعد آپ 8 مارچ 2021ء کو ٹرانٹو، کینیڈا میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

10 مارچ کو انجینئر ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور Brampton Memorial Gardens قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا اور اس موقع پر محترم امیر صاحب نے ہی پرسوز دعا کرائی۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ الصبوح صاحبہ، دو بیٹے مکرم محمود احمد فرخ صاحب ٹرانٹو ویسٹ، مکرم مبشر احمد فرخ اسلام آباد، دو بیٹیاں محترمہ عائشہ ظہیر صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ، محترمہ صائمہ فرخ صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مکرم فرخ صاحب کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین!

آپ نہایت نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو بزرگ تھے۔ آپ بے لوث خادم، فدائی مجاہد، پاک سیرت، دیندار، مونس، مہربان اور شفیق باپ کی طرح تھے۔ اور بہت ہی نافع الناس وجود تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ صدق ووفا کا مثالی تعلق تھا۔

اے خدا! بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

نعت رسول مقبول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکرم عبدالسلام اسلام صاحب

ورائے تخیّل مقام آپؐ کا ہے
مگر عین دل میں قیام آپؐ کا ہے!
پلاتی ہے ہم کو نگاہِ مسیحا
ہے لذت بتاتی کہ جام آپؐ کا ہے!
ہمیں کیوں نہ ہو آرزوئے اسیری؟
کہ جب دامِ الفت ہی دام آپؐ کا ہے!
فرشتوں کی کب ہے وہاں تک رسائی
کہ سدرہ سے بھی اونچا بام آپؐ کا ہے!
دکھایا خدا نے بغل گیر ہو کر
ز ''قوسین'' وہ عشق تام آپؐ کا ہے!
سکندر کی بھی آنکھ ہے محوِ حیرت
دلوں کی یہ تسخیر کام آپؐ کا ہے!
اثر آپ کی ہے یہ بانگِ درا کا!
سدا قافلہ تیز گام آپؐ کا ہے!
یہ ارض و سما، چاند تارے وہ سورج
ز ''لولاک'' یہ فیضِ عام آپؐ کا ہے!
جو ہر دور میں کر دے لیکھو کے ٹکڑے
وہی خنجرِ بے نیام آپؐ کا ہے!
اسی میں ہے اسلام کی سر بلندی
کہ ناچیز بندہ غلام آپؐ کا ہے!
لگی ہے اسے دھن قصائد ترے کی
کہ یہ مدح خواں صبح و شام آپؐ کا ہے!
اگر آپ اس کے ہیں محبوبِ کامل
تو یہ عاشق ناتمام آپؐ کا ہے!

44 ویں نیشنل مجلس شوریٰ کینیڈا 2021ء کی چند جھلکیاں

رپورٹ: نمائندہ خصوصی مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کی 44 ویں نیشنل مجلس شوریٰ 12 تا 13 جون 2021ء کو منعقد ہوئی۔

کووڈ-19 کی وجہ سے جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ میں یہ پہلی مجلس شوریٰ تھی جو ورچوئل طور پر منعقد ہوئی۔ شعبہ آڈیو ویڈیو جماعت احمدیہ کینیڈا، شعبہ آئی ٹی اور مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے 50 سے زائد رضا کاروں نے شب و روز تندہی سے کام کر کے اِسے ممکن بنایا۔

کینیڈا کی 59 جماعتوں، لوکل امارات، صدران، منتخب نمائندگان، نیشنل مجلس عاملہ، مربیان سلسلہ اور خصوصی نمائندگان سمیت 421 احباب و خواتین نے شرکت کی جس میں نیشنل مجلس عاملہ کے 33 ممبران، 33 مربیانِ سلسلہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی نیشنل مجلس عاملہ کی 30 ممبران نیشنل مجلس شوریٰ میں شامل ہوئے۔

تمام نمائندگان کے لئے آن لائن رابطہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس تمام نظام کی تیاری تو بہت پہلے سے شروع ہو چکی تھی لیکن انعقاد سے ایک ہفتہ قبل اس میں تیزی آ گئی تھی۔ سب سے اہم اور صبر آزما مرحلہ تمام نمائندگان سے آن لائن رابطہ اور سافٹ ویئر کے استعمال کی ٹریننگ کا تھا۔ یہ ٹریننگ کئی مرحلوں میں بار بار دہرائی گئی۔ الحمد للہ کے یہ تمام نظام انتہائی خوش اسلوبی سے سرانجام پایا جس کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ اور آئی ٹی کے تمام رضا کار مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کوششوں کو قبول فرمائے اور اُن سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

زائرین کے لئے کاروائی سُننے اور دیکھنے کا بھی نہایت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ 163 زائرین نے شوریٰ کی کاروائی آن لائن دیکھی اور سُنی جس کے لئے اُنہیں بھی خصوصی ٹریننگ دی گئی تھی۔

اجلاس کی تمام کاروائی انگریزی میں ہوئی۔ اجلاس کے دونوں دن کی تمام تر کاروائی کی صدارت محترم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

امسال مندرجہ ذیل سات تجاویز حضور انور کی منظوری سے ایجنڈا میں شامل تھیں:

☆ پہلی تجویز شعبہ تبلیغ سے متعلق تھی جس میں تبلیغ کے لئے آئی ٹی کی جدید تکنیکی مہارتوں کے استعمال پر غور کیا گیا۔

☆ دوسری تجویز شعبہ تربیت سے متعلق تھی جس میں غیر از جماعت خاندانوں میں ازدواجی رشتے قائم کرنے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے تجاویز مرتب کرنا تھا۔

☆ تیسری تجویز بھی شعبہ تربیت کے بارہ میں تھی، پیش کی جس میں زندگی کے تمام شعبوں میں قولِ سدید کو اپنانے پر غور کیا گیا۔

☆ چوتھی تجویز شعبہ تعلیم سے متعلق تھی جس میں جماعتی لٹریچر کے مطالعہ میں دلچسپی کی کمی کو زیر غور لایا گیا۔

☆ پانچویں تجویز شعبہ رشتہ و ناطہ کے بارہ میں تھی۔ جس میں شادی بیاہ کی تقریبات میں بے جا خرچ اور اسراف کی روک تھام پر بحث کی گئی۔

☆ چھٹی تجویز بھی شعبہ رشتہ ناطہ کے بارہ میں تھی جس میں شادی بیاہ کی تقریبات میں غیر اسلامی رسومات کو روکنے پر غور کرنا تھا۔

☆ ساتویں اور آخری تجویز افراد جماعت کی دماغی صحت Mental Health کے بڑھتے ہوئے مسائل پر غور کیا جانا تھا۔

بعض ناگزیر حالات کے پیش نظر گزشتہ سال مجلس شوریٰ منعقد نہیں ہو سکی تھی۔ اس لئے مجلس شوریٰ 2020ء کی تجاویز بھی پیش کی گئیں۔

پہلا دِن 12 جون۔ افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز ہفتہ 12 جون صبح گیارہ بجے سورۃ الشوریٰ کی آیات 37 تا 44 کی تلاوت سے ہوا۔ محترم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ وان نے تلاوت کی، محترم آصف احمد عارف صاحب مربی سلسلہ کیلگری نے انگریزی ترجمہ، محترم رضا شاہ صاحب مربی سلسلہ کیوبک نے فرنچ اور محترم سعد حیات باجوہ صاحب مربی سلسلہ وینکوور نے اردو ترجمہ پیش کیا۔

مجلس شوریٰ کے صدر کا افتتاحی خطاب

محترم ملک لال خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا اجلاس کی صدارت فرمائی۔ 11 بج کر 12 منٹ

پر آپ نے افتتاحی خطاب میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر160 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اِس آیت میں دی گئی ہدایات تمام خلفاء اور عہدیداروں پر لاگو ہوتی ہیں۔ فرمایا شوریٰ ایک مقدس دستور العمل ہے۔ سب سے زیادہ حضرت رسول اکرم ﷺ مشورہ کے حامی تھے اور ہر موقع پر صحابہؓ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ یہ مشورے ایک یا دو صحابہؓ سے بھی ہوتے تھے اور بعض اوقات چند لوگوں یا گروہ سے بھی رائے لیتے تھے۔ خلافت راشدہ کے دور میں یہ نظام ہمیشہ عملی شکل میں موجود رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تو یہ قول تھا کہ خلافت مشورے کے بغیر قائم ہو ہی نہیں سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1922ء میں منعقد ہونے والی جماعت احمدیہ کی پہلی باقاعدہ مجلس شوریٰ میں قواعد وضوابط وضع کئے، محترم امیر صاحب نے اُن ہدایات میں سے چند اقتباس پڑھ کر سُنائے۔

مشورے کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم یہاں کسی دنیاوی کھیل تماشے کے لئے جمع نہیں ہوئے ہیں، ہم صرف خدا کی خاطر جمع ہوئے ہیں اور ہماری نگاہ صرف اُسی کی جانب ہونی چاہئے۔ سب سے پہلے ہماری توجہ دُعا کی طرف ہونی چاہئے لیکن دُعا سے پہلے عمل کی ضرورت ہے، آپ نے بتایا کہ رائے کے اظہار کے لئے قواعد کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ اپنی ذاتی رائے کو حرفِ آخر یا غلطی سے پاک نہ سمجھیں، حقائق کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں اور جذبات کی تقلید نہ کریں، تجاویز مذہب کے وسیع تر مفاد میں بھی ہوسکتی ہیں اور مادی مفادات کے لئے بھی ہوسکتی ہیں، لہٰذا وسیع تر مذہبی مفاد کے حق میں پیش کی جانے والی رائے کی حمایت کرنا ضروری ہے، تجاویز کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے اپنے علم میں اضافہ کریں۔ محترم امیر صاحب نے مجلس شوریٰ کے فوائد بیان کرتے ہوئے دُعاؤں اور استغفار پر زور دیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق دُعا اور استغفار کے بعد رائے کا اظہار کریں اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔

سپر دم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

اپنے خطاب کے آخر میں محترم امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مجلس شوریٰ پاکستان 2014ء کے خطاب سے کچھ اقتباس پیش کئے جس میں حضور انور نے نمائندگان شوریٰ میں پائی جانے والی عمومی خصوصیات کا ذکر کیا تھا۔

11 بج کر 33 منٹ پر اجتماعی دُعا کے ساتھ کینیڈا کی 44 ویں مجلس شوریٰ کا آغاز ہوا۔

مجلس شوریٰ کے قواعد اور گذشتہ مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر عملدرآمد کی رپورٹس

11 بج کر 35 منٹ پر محترم صبیح ناصر صاحب سیکرٹری مجلس شوریٰ نے مجلس شوریٰ کے قواعد اور طریق کار پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

11 بج کر 41 منٹ پر 43 ویں مجلس شوریٰ منعقدہ 26 تا 28 اپریل 2019ء کی رپورٹ کا خلاصہ پیش کیا۔ یاد رہے کہ سال 2020ء کی مجلس شوریٰ کووڈ۔19 کی اچانک وباء پھیلنے کے باعث منسوخ کردی گئی تھی۔

11 بج کر 46 منٹ پر شعبہ جات کے سیکرٹریان نے 43 ویں مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر متعلقہ عملدرآمد کی رپورٹس پڑھ کر سُنائیں۔

پہلی رپورٹ میں نیشنل سیکرٹری مال محترم خالد محمود نعیم صاحب نے حضور انور کی ہدایات کے مطابق شعبہ مال کے متعلق مختلف اقدام کا جائزہ لیتے ہوئے سال 19-2018ء کی آمدنی اور اخراجات میں کمی/اضافہ کا ذکر کیا اور چندہ کی وصولی کے لئے نامساعد حالات کے باوجود وصولی میں اضافہ کا بھی ذکر کیا۔

کارکردگی کے بارہ میں دوسری رپورٹ شعبہ تعلیم کے فیصلہ پر عملدرآمد کے متعلق مکرم ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم نے پیش کی، آپ نے احمدی بچوں کی بڑھتی ہوئی خصوصی تعلیمی ضروریات کا ذکر کیا، نئے احمدیہ سکولوں اور نیشنل سکول بورڈ کے اجراء کے بارہ میں رپورٹ پیش کی۔

کارکردگی کی تیسری رپورٹ مکرم صبیح ناصر صاحب جنرل سیکرٹری کینیڈا نے پیش کی۔ جس میں جماعتی رابطوں کے لئے سوشل میڈیا کے کنٹرول، نگرانی، استعمال اور ٹریننگ کے بارہ میں وضع کردہ پالیسی پر عملدرآمد کی رپورٹ پیش کی گئی۔

شعبہ تربیت سے متعلق عہدیداران اور افراد جماعت میں باہمی تعلقات اور رشتوں کو فروغ دینے اور مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے عملدرآمد پر رپورٹ نیشنل سیکرٹری تربیت محترم شاہد منصور صاحب نے پیش کی۔

مکرم سیکرٹری صاحب مجلس شوریٰ نے ایجنڈا پیش کیا۔ جس میں سات تجاویز تھیں۔ جن میں سے چار تجاویز مسترد کر دی گئیں۔ مزید برآں مجلس شوریٰ 2020ء کی ان بارہ تجاویز کا ذکر کیا جو مسترد کردی گئی تھیں۔

ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل

ایک بجے سہ پہر، تیس تیس نمائندگان پر مشتمل چھ ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے محترم امیر صاحب کی مدد کے لئے محترم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا موجود تھے۔

حضور انور کے ارشاد کی تعمیل پر تمام ذیلی کمیٹیوں میں لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی نمائندگی لازمی بنائی گئی تھی۔

پہلی تجویز شعبہ تبلیغ سے متعلق تھی سب کمیٹی نمبر 1 کے چئیر پرسن محترم عبدالغفور احسان صاحب اور سیکرٹری محترم عبدالحمید وڑائچ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ کو مقرر کیا گیا۔

دوسری تجویز شعبہ تربیت سے متعلق تھی۔سب کمیٹی نمبر 2 کے چئیر پرسن محترم تیمور فضل اللہ صاحب اور سیکرٹری محترم شاہد منصور صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت کو مقرر کیا گیا۔

تیسری تجویز شعبہ تربیت سے متعلق تھی۔سب کمیٹی نمبر 3 کے چئیر پرسن محترم سید طارق احمد صاحب اور سیکرٹری کے لئے محترم زبیر افضل صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کو مقرر کیا گیا۔

چوتھی تجویز شعبہ تعلیم سے متعلق تھی۔سب کمیٹی نمبر 4 کے چئیر پرسن محترم فضل ملک صاحب اور سیکرٹری مکرم ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم مقرر کئے گئے۔

پانچویں اور چھٹی تجویز کا تعلق شعبہ رشتہ ناطہ سے تھا لہٰذا دونوں تجاویز کو سب کمیٹی نمبر 5 کے چئیر پرسن محترم عبدالجبار ظفر صاحب اور سیکرٹری محترم حفیظ اللہ حیدرانی صاحب نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ کے سپرد کیا گیا۔

ساتویں تجویز شعبہ امور عامہ سے متعلق تھی۔سب کمیٹی نمبر 6 کے چئیر پرسن محترم ڈاکٹر وسیم احمد بشیر صاحب اور سیکرٹری محترم شفقت محمود صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ کو مقرر کیا گیا۔

وقفہ سے پہلے اسی اجلاس میں تقریباً سوا دو بجے محترم امیر صاحب نے تجاویز پر غور کے لئے ذیلی کمیٹیوں کو تجاویز پر غور وخوض کی ہدایت سے پہلے ذیلی کمیٹی کے نمائندگان کی ذمہ داریوں کے بارہ میں بتایا۔

سوشل میڈیا

2 بج کر 34 منٹ پر محترم امیر صاحب نے میڈیا ٹیم کینیڈا کے انچارج مکرم صفوان چوہدری صاحب کو سوشل میڈیا اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر گفتگو کا موقع دیا۔مکرم صفوان چوہدری صاحب نے سوشل میڈیا کا تعارف کرواتے ہوئے سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز کے بارہ میں بتایا جن پر جماعت احمدیہ کے ممبران بہت مؤثر انداز میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور عام وخواص تک پہنچ رہے ہیں،اور اکثر اوقات وائرل ہو جاتے ہیں۔آپ نے اِس سلسلہ میں محتاط انداز میں کام کرنے کے لئے اہم ہدایات تفصیل سے بیان کیں۔اِس سلسلہ میں آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا اور لجنہ اماءاللہ کینیڈا کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا اور اپنے آئندہ پروگراموں کے لئے نمائندگان سے تعاون کی درخواست کی۔

خصوصی تبلیغی پروگرام

مجلس شوریٰ کے روایتی پروگرام سے ہٹ کر ورچوئل مجلس شوریٰ میں وقت کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے نماز ظہر وعصر سے پہلے تین بجے سہ پہر تبلیغی پروگرام منعقد ہوا۔جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔محترم امتیاز احمد سراء صاحب مربی سلسلہ پیس ولیج نے سورۃ حٰم السجدہ کی آیات نمبر 34 تا 36 کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

Cayman Islands کیمن آئی لینڈز سے شامل مربی سلسلہ محترم طاہر چوہدری صاحب نے بتایا کہ کیمن آئی لینڈز میں جماعت کا قیام 2018ء میں عمل میں آیا۔اکثریت آبادی عیسائیوں کی ہے اور تقریباً 200 گرجا گھر ہیں۔

Cayman Islands کیمن آئی لینڈز میں احباب جماعت کی کل تعداد سات ہے۔آپ نے جماعت کے تبلیغی پروگراموں کی تفصیل اور لوگوں کی اِن پروگراموں میں دلچسپی کے بارہ میں بتایا۔

Paraguay پیراگوئے سے شامل ہونے والے مربی سلسلہ محترم غالب احمد باطن صاحب نے بتایا کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ چار سال سے پیراگوئے میں تعینات ہیں۔آپ نے اپنے تبلیغی پروگراموں کے بارہ میں بتایا جن کے ذریعہ سے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دنیا کے اِس دور دراز علاقہ میں پھیلا رہے ہیں۔

محترم نوید السلام صاحب مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے دو تبلیغی انٹرنیٹ پراجیکٹس کے بارہ میں بتایا جو مجلس خدام الاحمدیہ نے حال ہی میں دو نئی ویب سائٹس کے ذریعہ شروع کئے ہیں: askimam.ca اور trueislamfacts.com۔ آپ نے اِن دونوں سائٹس سے متعارف کروایا اور ان کی اہمیت اور افادیت واضح کی۔

Abbotsford B.C اور Regina سے محترم خالد داؤد صاحب، محترم رضوان سعید پیرزادہ صاحب اور محترم ارسلان احمد وڑائچ صاحب نے کووڈ-19 کی وجہ سے آن لائن نیشنل تبلیغ پروگرام کا اہتمام کیا اور جملہ معلوماتی مواد آن لائن مہیا کیا، کانفرنسز کا احوال سنایا اور سوال جواب کے پروگرام کی دیگر تفصیلات بتائیں۔

نماز ظہر وعصر کے وقفہ کے بعد بھی تبلیغی پروگرام جاری رہا۔

نئے ایپ کا تعارف

پانچ بجے شام محترم فرحان نصیر صاحب واقفِ زندگی نے جماعت کے افراد میں رابطہ کے لئے ایک منفرد ایپ متعارف کروانے کا عندیہ دیا۔آپ نے بتایا کہ فی الوقت جماعت میں رابطہ کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں،جن میں سب سے زیادہ سوشل میڈیا استعمال ہو رہا ہے لیکن یہ ایک بہت وسیع نظام ہے۔آپ نے

جماعت میں رابطہ اور تمام دیگر معاملات نپٹانے کے لئے ایک مخصوص نئے ایپ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ سسٹم جماعت کے احباب سے رابطہ کے لئے ایک مکمل سسٹم پیش کرسکتا ہے۔

اصلاحی کمیٹی

5 بج کر 20 منٹ پر محترم اعجاز احمد راجپوت صاحب نے اصلاحی کمیٹی کو مؤثر بنانے کے لئے حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں اپنی تجاویز او رمانٹریال جماعت میں اپنے ذاتی نمونے کا حوالہ دیتے ہوئے مختلف تجاویز پیش کیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

5 بج کر 34 منٹ پر چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نے اپنے خطاب میں کووڈ۔19 کے ایک سال کے دوران ہیومینٹی فرسٹ کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا۔آپ نے بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ ایک غیر مذہبی، غیر سیاسی، فلاحی ادارہ ہے اور جماعت احمدیہ کے زیر اثر خیراتی کاموں میں مشغول رہتا ہے۔

احمدیہ ریفیو جی ڈیسک

اگلے پروگرام کے مطابق تقریباً چھ بجے شام ایک ویڈیو پروگرام میں دنیا کے مختلف ممالک سے مہاجرین کے لئے جماعت احمدیہ کینیڈا کے سپانسر شپ پروگرام کا تعارف کروایا گیا۔ اِس پروگرام کے تحت احمدیہ ریفیو جی ڈیسک تشکیل دیا گیا ہے جس کے انچارج مکرم عبدالحلیم طیب صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ ڈیسک مہاجرین کے لئے بڑے پیمانے پر سپانسر شپ سکیم کا اہتمام کرے گا اور جماعتی انتظام کے تحت زیادہ سے زیادہ سپانسرز مہیا کرے گا۔

ویڈیو کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک حالیہ ورچوئل ملاقات میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی توجہ بڑی تعداد میں مشکلات کا شکار احمدی مہاجرین کی طرف دلوائی ہے۔اگرچہ ہیومینٹی فرسٹ یہ کام بڑی محنت اور کوشش سے کررہی ہے لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ کینیڈا کو میدان عمل میں آنا ضروری ہے۔محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ حضور انور کی ہدایات کے مطابق ہم نے یہ پروگرام تشکیل دیا ہے۔ پروگرام کی تفصیلات بتاتے ہوئے آپ نے افراد جماعت کو انصار کی حیثیت سے آگے بڑھ کر مہاجرین کی امداد کی اپیل کی۔

ڈیجیٹل تبلیغ ایپ کا تعارف

6 بج کر 7 منٹ پر نیشنل میڈیا ٹیم کے مکرم حسان احمد شاہد صاحب نے ڈیجیٹل تبلیغ کے حوالہ سے اپنی ایک ایپ کی تفصیلات نمائندگان شوریٰ کے روبرو پیش کیں۔

کینیڈا کے قدیم باشندوں کا ڈیسک

6 بج کر 20 منٹ پر کینیڈا کے قدیم باشندوں کے ڈیسک کے انچارج محترم لقمان احمد چٹھہ صاحب نے قدیمی باشندوں سے جماعتی رابطوں کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کی۔

دوسرا اجلاس۔ذیلی کمیٹیوں کی رپورٹ

پہلے دن کا دوسرا اجلاس مختصر وقفہ کے بعد محترم لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی صدارت میں سات بجے شام اجتماعی دُعا کے ساتھ شروع ہوا۔
شعبہ رشتہ ناطہ کے تحت سب کمیٹی نمبر 5 نے ایجنڈا کی 2 تجاویز پر اپنی رپورٹ مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کی۔

اجلاس کے اِس حصہ میں محترم امیر صاحب کی مدد کے لئے محترم مبشر احمد صاحب کے علاوہ شعبہ رشتہ ناطہ کی سب کمیٹی کے چیئر پرسن محترم عبدالجبار ظفر صاحب بھی امیر صاحب کے ساتھ تھے۔

پانچویں تجویز کا مقصد شادی بیاہ کی تقریبات میں بے جا خرچ اور اسراف کی روک تھام اور چھٹی تجویز کا تعلق شادی بیاہ کی تقریبات میں غیر اسلامی رسومات کو روکنے سے متعلق تھا اِن اہم موضوعات پر آدھ گھنٹہ سے زائد وقت تک بحث ہوئی اور دوسرے روز بھی جاری رہی، مردوں کی جانب سے 28 نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا۔لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اِس بحث میں کوئی نمائندگی نہیں تھی۔

8 بج کر 11 منٹ پر پہلے دن کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرا دن 13 جون

دوسرے دن کا پہلا اجلاس 13 جون صبح گیارہ بجے تلات قرآن کریم سے شروع ہوا۔محترم حافظ عطاء الوہاب صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے سورۃ آل عمران کی آیات نمبر 160 تا 166 کی تلاوت کی محترم آصف مجاہد خان صاحب مربی سلسلہ ٹرانٹو نے انگریزی ترجمہ پیش کیا، فرنچ ترجمہ محترم نبیل احمد مرزا صاحب مربی سلسلہ مانٹریال نے پیش کیا اور اردو ترجمہ محترم نواب مبارز خان صاحب مربی سلسلہ ٹرانٹو ویسٹ نے پیش کیا۔

God Summit کانفرنس

اجتماعی دُعا کے بعد اس اجلاس میں تجاویز پر عام بحث سے پہلے رسالہ Review of Relgions کے انچارج محترم عامر سفیر صاحب نے 19 اور 20 جون کو لندن سے ہونے والی God Summit کانفرنس کے بارہ میں ایک تعارفی پروگرام پیش کیا اور پروگرام کے

چیدہ چیدہ مقاصد اور مضمون کی بڑھتی ہوئی ضرورت پر تفصیل بیان کی اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے تمام احباب وخواتین خاص طور پر نوجوان طبقہ کو خصوصیت سے اِس پروگرام میں حصہ لینے اور زیرِ تبلیغ افراد کو اِس میں شامل کرنے کی ہدایت کی۔

تیسرا اجلاس

11 بج کر 22 منٹ پر ذیلی کمیٹی نمبر 5 کی دو تجاویز پر بحث جاری رہی اور جملہ نمائندگانِ شوریٰ نے حصہ لیا۔ چند تبدیلیوں کے ساتھ بیشتر نمائندگان کی اتفاق رائے سے منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

11 بج کر 55 منٹ پر شعبہ امور عامہ کے تحت ذیلی کمیٹی نمبر 6 نے ایجنڈا کی تجویز نمبر 7 پر بحث کا آغاز کیا۔

اجلاس کے اِس حصہ میں محترم امیر صاحب کی مدد کے لئے محترم عثمان احمد صاحب لوکل امیر جماعت ٹرانٹو ایسٹ کے علاوہ ذیلی کمیٹی کے چیئر پرسن محترم ڈاکٹر وسیم احمد بشیر صاحب اور سیکرٹری محترم شفقت محمود صاحب بھی موجود تھے۔

تجویز کا موضوع دماغی صحت کے بڑھتے ہوئے مسائل کے سدباب کے لئے اقدامات پر غور کرنا تھا۔ محترم ڈاکٹر وسیم احمد بشیر صاحب نے کمیٹی کی سفارشات پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد بحث کے موضوع پر طویل بحث ہوئی جس میں 31 نمائندگان نے حصہ لیا۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے ہر نمائندہ کو ڈیڑھ منٹ کا وقت دیا گیا تھا۔ محترم امیر صاحب نے ذیلی کمیٹی کی رپورٹ کو تبدیلیوں کے ساتھ دوبارہ پیش کرنے کی ہدایت دی۔ تبدیلیوں کے ساتھ نمائندگان کی اکثریت کے اتفاق رائے سے تجویز منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

12 بج کر 55 منٹ پر ذیلی کمیٹی نمبر 1 نے شعبہ تبلیغ کی تجویز پر اپنی سفارشات پیش کیں۔

اِس دوران ذیلی کمیٹی کے چیئر پرسن محترم عبد الغفور احسان صاحب، سیکرٹری محترم عبد الحمید وڑائچ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ اور محترم عثمان احمد صاحب لوکل امیر جماعت ٹرانٹو ایسٹ، امیر صاحب کی مدد کے لئے موجود تھے۔

تبلیغ اسلام احمدیت کے لئے سوشل میڈیا اور تکنیکی مہارتوں کے استعمال پر غور کے موضوع پر بحث میں 20 نمائندگان نے حصہ لیا۔ نمائندگان نے رپورٹ میں چند تبدیلیوں کی سفارش کی، لہٰذا تبدیلیوں کے بعد دوبارہ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔

آخری اجلاس میں ذیلی کمیٹی کی رپورٹ تبدیلیوں کے ساتھ دوبارہ پیش کی گئی اور نمائندگان کی اکثریت کے اتفاق رائے سے تجویز منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

آخری اجلاس

2 بجے کھانے کے بعد 44 ویں مجلس شوریٰ کے آخری اجلاس کی کاروائی اجتماعی دُعا سے ہوئی۔

ذیلی کمیٹی نمبر 4 جس تجویز پر غور کر رہی تھی اُس کا تعلق شعبہ تعلیم سے تھا اور جماعتی لٹریچر کے مطالعہ میں دلچسپی کی کمی کو زیرِ غور لایا گیا تھا۔ تعلیم کمیٹی کے چیئر پرسن محترم فضل احمد ملک صاحب آف پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ اور سیکرٹری محترم ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب نے کمیٹی کی طرف سے تجاویز پیش کیں۔ 25 نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا اور کچھ تبدیلیوں کے ساتھ اتفاق رائے سے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

3 بج کر 20 منٹ پر شعبہ تربیت سے متعلق ذیلی کمیٹی نمبر 3 نے اپنی سفارشات نمائندگان کے سامنے پیش کیں۔

اِس کمیٹی کے چیئر پرسن محترم سید طارق احمد صاحب اور سیکرٹری محترم زبیر افضل صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے زندگی کے ہر محاذ پر سچائی کو اپنا شعار بنانے اور اخلاقی اقدار کو اپنانے کی کوشش کے لئے عملی اقدام پر کمیٹی کی سفارشات نمائندگان کے روبرو پیش کیں۔ 23 نمائندگان نے تجاویز میں چند تبدیلیوں کی سفارش کی۔ ذیلی کمیٹی کی رپورٹ چند تبدیلیوں کے ساتھ نمائندگان کی اکثریت کے اتفاق رائے سے تجویز منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

4 بج کر 22 منٹ پر شعبہ تربیت سے متعلق ذیلی کمیٹی نمبر 2 کو غیر از جماعت خاندانوں میں ازدواجی رشتہ قائم کرنے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے تجاویز مرتب کرنا تھا۔ ذیلی کمیٹی کے چیئر پرسن محترم تیمور فضل اللہ صاحب لوکل امیر جماعت مانٹریال اور سیکرٹری محترم شاہد منصور صاحب نے 30 نمائندگان کی بحث کے بعد مرتب کردہ سفارشات ایوان کے سامنے رکھیں۔

نماز ظہر وعصر

ساڑھے چار بجے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی گئیں۔

نمازوں کے بعد اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کے اس حصہ میں محترم امیر صاحب کی مدد کے لئے محترم محمد عامر شیخ صاحب نائب امیر کینیڈا موجود تھے۔ اِس طویل بحث میں 40 نمائندگان نے حصہ لیا۔ اور کچھ تبدیلیوں کے ساتھ تجاویز کو اتفاق رائے سے حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

(باقی صفحہ 35)

بقیہ از خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

3۔مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ غلام مصطفیٰ اعوان صاحب ڈھپئی ضلع سیالکوٹ جو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. مرحومہ کے تین داماد واقفِ زندگی ہیں۔ دو بیٹیاں جو مبلغین سے بیاہی ہوئی ہیں وہ اپنے خاوندوں کے ساتھ بیرونِ ملک ہونے کی وجہ سے آخری وقت میں اپنی والدہ کے پاس موجود نہ تھیں۔

4۔مکرم رانا عبدالوحید صاحب لندن ابن چودھری عبدالحئی صاحب تحصیل جڑانوالہ، فیصل آباد پاکستان۔ آپ 26 جون کو وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. مرحوم بڑے محنتی کارکن تھے جنہیں انصاراللہ میں بڑی تن دہی سے کام کرنے کا موقع ملا۔

5۔مکرم الحاج میر محمد علی صاحب جو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ 1997ء سے 2003ء تک نیشنل امیر جماعت بنگلہ دیش رہے اور 2013ء سے تادمِ وفات بطور امیر جماعت ڈھاکہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

حضورِانور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔5، 12، 19، 25 جولائی اور یکم اگست 2021ء)

بقیہ از 44ویں مجلس شوریٰ کینیڈا 2021ء اختتامی خطاب

شام پونے سات بجے 44 ویں مجلس شوریٰ کے اختتامی حصہ میں محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطاب برموقع مجلس شوریٰ یو کے 2013ء کے چند اقتباسات پیش کئے جن میں حضور انور نے عہدیداران جماعت اور نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریوں اور خلافت سے روحانی اور عملی وابستگی کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔حضورانور نے فرمایا کہ مجلس شوریٰ کے ہر ایک نمائندہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ میرے پیغام کو سمجھے، اُس پر عمل کرے اور تمام عہدیداران تک پہنچائے۔ عہدیداران کا عملی نمونہ افراد جماعت کے لئے باعثِ تقلید ہونا چاہئے۔حضورانور نے فرمایا کہ دُعاؤں، استغفار، تسبیح وتحمید کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے طلبگار بنیں۔

محترم امیر صاحب نے تمام نمائندگان کو مجلس شوریٰ میں دی گئی ہدایات کو جماعتوں تک پہنچانے کی تاکید کی۔

6 بج کر 57 منٹ پر اجتماعی دُعا کے ساتھ 44 ویں مجلس شوریٰ کینیڈا جو خالصتاً ورچوئل نظام کے تحت دو روز تک جاری رہی بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

مجلس شوریٰ کے لئے آئی ٹی انتظامات کی چند جھلکیاں

دُعا کے بعد مکرم صبیح ناصر صاحب سیکرٹری مجلس شوریٰ نے آئی ٹی انتظامات کی کچھ جھلکیاں کیمرے کی آنکھ سے دکھانے کا اہتمام کیا۔ایوان طاہر کے مرکزی اسٹوڈیو میں جہاں نیشنل سیکرٹری آڈیو ویڈیو مکرم فرحان بشارت صاحب، محترم امیر صاحب کینیڈا، مکرم سیکرٹری صاحب مجلس شوریٰ اور معاونین مصروفِ عمل رہے تھے۔

مالک کل، وکیل رکھتے ہیں

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب لندن

ہم ربِّ جلیل رکھتے ہیں
ایک کافی کفیل رکھتے ہیں

ناتواں ہیں اسیرِ رنج نہیں
مالکِ کُل ، وکیل رکھتے ہیں

جب بھی رکھتے ہیں اس چوکھٹ پر
سر کو مثلِ قتیل رکھتے ہیں

ان کو کثرت کا زعم ہم نازاں
سچ کا حزبِ قلیل رکھتے ہیں

زخم کھا کر بھی مسکرائیں ہم
ضبط و صبرِ جمیل رکھتے ہیں

زندگی اُس کے نام کی جب سے
تب سے عمرِ طویل رکھتے ہیں

ہم نے ذبحِ عظیم کو سمجھا
ہم بھی روحِ خلیل رکھتے ہیں

آبِ تازہ بہم ہے اور پیہم
چشمۂ سلسبیل رکھتے ہیں

ایک شربت ملا ہے کافوری
دوسرا زنجبیل رکھتے ہیں

ہم ہی ٹھہریں گے باوفا آخر
اس کی پختہ دلیل رکھتے ہیں

مورچہ زن ہیں ہر محاذ پہ ہم
اِک توکل فصیل رکھتے ہیں

آلِ احمدؑ سے باوفا ہے جو
ہم ظفرؔ وہ قبیل رکھتے ہیں

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لیے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

☆ محترمہ امۃ المتین صاحبہ

13/جولائی 2021ء کو محترمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد باجوہ صاحب ڈرہم جماعت 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔15/جولائی 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور دو بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور اس کے بعد مکرم شفقت محمود صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار اور ہمدرد و خیر خواہ خاتون تھیں۔مرحومہ کے دادا مکرم چوہدری غلام علی کاہلوں صاحب نے ان کے والد مکرم غلام دستگیر خان کاہلوں صاحب ان کے چاروں بھائیوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں شوہر، ایک بیٹا مکرم سائر احمد باجوہ صاحب ایک بیٹی فاطمہ احمد صاحبہ ریگسڈیل، تین بھائی مکرم چوہدری جاوید احمد کاہلوں سیالکوٹ، مکرم چوہدری نوید احمد کاہلوں صاحب، مکرم راشد احمد کاہلوں صاحب، امریکہ، پانچ بہنیں محترمہ فوزیہ احمد صاحبہ، محترمہ امۃ الرؤف چوہدری صاحبہ امریکہ، محترمہ شاہدہ محمود گھمن صاحبہ اور محترمہ امۃ الباسط صاحبہ وینکوور، محترمہ امۃ المبین صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ نصیرہ افضل صاحبہ

18/جولائی 2021ء کو محترمہ نصیرہ افضل صاحبہ اہلیہ مکرم محمد افضل بٹ صاحب ٹرانٹو ایسٹ جماعت 66 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔21/جولائی 2021ء کو سکاٹ فیونرل ہوم وڈبرج میں ساڑھے گیارہ بجے مکرم بلال احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور دو بجے نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم بھٹی صاحب نے ہی دعا کرائی۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑپوتی اور حضرت عبدالرحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑنواسی تھیں۔مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار اور ہمدرد خاتون تھیں۔آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔پسماندگان میں آپ نے شوہر، دو بیٹے مکرم خرم بٹ صاحب، مکرم محمد نورالدین بٹ صاحب ٹرانٹو ایسٹ اور ایک بیٹی محترمہ نورین وقاص صاحبہ آسٹریلیا، چار بھائی مکرم منصور احمد بٹ صاحب پیس ویلج، مکرم منیر احمد بٹ صاحب امریکہ، مکرم نصیر احمد بٹ صاحب جرمنی، مکرم مظفر احمد بٹ صاحب یوکے، دو بہنیں محترمہ منصورہ امجد صاحبہ یوکے اور محترمہ مقصودہ میر صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ حنا گل صاحبہ

21/جولائی 2021ء کو محترمہ حنا گل صاحبہ آف آٹوا ایسٹ جماعت 34 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن.

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کہ کف دست ساقی چھلک پڑا

23/جولائی 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں دو بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری ریاض احمد باجوہ صاحب پیس ویلج نے دعا کرائی۔مرحومہ نیک صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق او رملنسار تھیں پسماندگان میں سوگوار والد محترم افتخار احمد ملہی صاحب، والدہ محترمہ نصرت افتخار صاحبہ، ایک بھائی مکرم عمار احمد صاحب اور دو بہنیں محترمہ فریحہ نصرت صاحبہ اور ندا نصرت صاحبہ آٹوا ایسٹ جماعت یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ زرینہ عائشہ منہاس صاحبہ

21/جولائی 2021ء کو محترمہ زرینہ عائشہ منہاس صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق احمد منہاس صاحب وڈسٹاک جماعت 59 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔23/جولائی 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں دو بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم عبدالحی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔مرحومہ نیک صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق او رملنسار تھیں۔آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔پس ماندگان میں شوہر، تین بیٹے مکرم مطال احمد منہاس صاحب، مکرم باسل احمد منہاس صاحب، منال احمد منہاس صاحب، دو ہمشیرہ محترمہ رودابہ ساہی صاحبہ وڈسٹاک، محترمہ روبینہ جاوید صاحبہ امریکہ اور دو بھائی مکرم عامر قادر صاحب یوکے اور مکرم ہامورابی ساہی صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم چوہدری محمد الیاس منور صاحب

21/جولائی 2021ء کو مکرم چوہدری محمد الیاس منور صاحب وان جماعت 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔24/جولائی 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں بارہ بجے مکرم قاسم لطیف صاحب، مینیجر احمدیہ فیونرل ہوم سروسز نے ان کی نماز

جنازہ پڑھائی۔اور ڈیڑھ بجے نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب ڈائریکٹر احمدیہ فیونرل ہوم سروسز نے دعا کرائی۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔نیک صالح،صوم وصلوٰۃ کے پابند،تہجد گزار، ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم انوار احمد ثمر صاحب وان جماعت یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ امۃ القیوم صدیقہ صاحبہ

26/ جولائی 2021ء کو محترمہ امۃ القیوم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ارشاد عالم آفتاب صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن ۔28/جولائی 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور دو بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم عبدالحی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔نیک، صالحہ،صوم وصلوٰۃ کی پابند،تہجد گزار، خلیق اور ملنسار تھیں۔آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔پس ماندگان میں شوہر مکرم ارشاد عالم آفتاب صاحب ،دو بیٹے مکرم غلام احمد گل صاحب بریمپٹن ویسٹ، مکرم ناصر احمد صاحب مربی سلسلہ نوشہرہ،دو بیٹیاں محترمہ روحی ارشاد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد طیب قیصر صاحب ہارٹ لیک، محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ محمد نصر اللہ جان صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ،دو بھائی مکرم مرزا لطیف احمد صاحب یوکے،مکرم مرزا شفیق احمد صاحب جرمنی اور ایک ہمشیرہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم پیر کلیم احمد صاحب

28/جولائی 2021ء کو مکرم پیر کلیم احمد صاحب آف نیاگرافالز 58 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

29/ جولائی 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم قاسم لطیف صاحب مینیجر احمدیہ فیونرل ہوم سروسز نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور دو بجے نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ہادی احمد خان صاحب پیس ویلیج نے دعا کرائی۔مرحوم نیک صالح،صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مخلص احمدی تھے۔آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔پسماندگان میں اہلیہ محترمہ طلعت احمد صاحبہ،ایک بیٹا مکرم بلال احمد صاحب،دو بیٹیاں محترمہ انعم احمد صاحبہ،محترمہ سعدیہ احمد صاحبہ آف نیاگرافالز،دو بھائی مکرم نعیم احمد صاحب جرمنی،مکرم فہیم احمد صاحب بریمپٹن، دو بہنیں محترمہ فرح ناز صاحبہ بریمپٹن اور محترمہ غزالہ یاسمین صاحبہ آف اورنج ول یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم صادق احمد صاحب

31/جولائی 2021ء کو مکرم صادق احمد صاحب مسس ساگا جماعت حلقہ مالٹن 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن ۔03/اگست 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اڑھائی بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔نیک صالح،صوم وصلوٰۃ کے پابند،تہجد گزار، دعا گو بزرگ اور مخلص احمدی تھے۔آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔پسماندگان میں تین بیٹے مکرم طارق احمد صاحب مسس ساگا، مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب ناروے، مکرم ڈاکٹر راشد احمد صاحب مسس ساگا اور تین بیٹیاں محترمہ ڈاکٹر زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالستار قمر صاحب بریڈفورڈ، محترمہ ڈاکٹر کوثر پروین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اکبر علی صاحب لاہور اور محترمہ شائستہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب حیدرآباد سندھ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ عصمت مرزا صاحبہ

8/اگست 2021ء کو محترمہ عصمت مرزا صاحبہ اہلیہ مرحوم مکرم مشتاق احمد مرزا صاحب اوک ول جماعت 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن. 11/اگست 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم عبدالماجد قریشی صاحب لوکل امیر مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اڑھائی بجے یارک قبرستان نارتھ یارک میں تدفین کے بعد مکرم جمیل احمد سعید صاحب مارکھم جماعت نے دعا کرائی۔ مرحومہ اپنی فیملی کے ساتھ 1967ء میں کینیڈا تشریف لائیں اور ٹرانٹو کی ابتدائی لجنہ میں سے تھیں۔آپ کو مختلف حیثیتوں میں خدمات بجالانے کی غیر معمولی توفیق ملی۔ نیک، صالحہ،صوم وصلوٰۃ کی پابند،تہجد گزار،خلیق،ملنسار، ہمدرد اور دعا گو خاتون تھیں۔آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں صاحبزادے مکرم اعظم مرزا صاحب اوک ول یادگار چھوڑے ہیں۔

یاد رہے کہ حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد وضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ واقارب نے ہی شرکت کی۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے۔اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔آمین!